# بسم التدالر حمن الرحيم



وجیہہ بخاری نے یہ ناول (آؤزیت نبھائیں ہم) صرف اور صرف نیوایرا میگزین ( Magazine کیام ہیلہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیوایرا میگزین ( Magazine کیام ہملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیوایرا میگزین ( New Era Magazine ) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے ، ڈائجسٹ ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فر د بمعہ مصنف کواس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل در آمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔ میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل در آمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

اداره: نيوايراميگزين

اگلے تین چاردن اسکے حویلی میں ہی گزرے تھے۔اس دوران حمزہ حویلی سے غائب رہاتھا۔وہ ہر چیز سے بے نیاز تھی۔اسے اپناملک اپناشہر اپنے دوست سب بہت یاد آتے تھے۔اداسی اسکا گیراؤ کر چکی تھی۔وہ اداسی سے کھڑکی پر دونوں ہاتھوں کا پیالہ بنائے ٹھوڑی رکھے ہوئے تھی ۔ جب نیچ جیپ سے اتر تے حمزہ کی نگاہ اس پر گئی۔اس نے اس پری پیکر کود یکھاجواسکی قسمت تھی۔جواسکی ہونے والی شریک سفر تھی۔اس نے کبھی را بیل کواس نظر سے نہیں دیکھا تھا مگر جواسکی ہونے والی شریک سفر تھی۔اس نے کبھی را بیل کواس نظر سے نہیں دیکھا تھا مگر جانے آج اس میں ایسا کیا تھا کہ وہ نظریں نہیں ہٹا پار ہاتھا۔اسکی نیلی آئے تھے۔وہ اچنجے سے چاتا گارڈن لئے ہوئے تھی۔ جبکہ گالوں پر کہیں کہیں آنسوؤں کے نشانات تھے۔وہ اچنجے سے چاتا گارڈن میں آگیا جہاں پہلے سے فوزیہ اور یوسف رضا چائے اور خوشگوار موسم سے لطف اندوز ہور ہے میں آگیا جہاں پہلے سے فوزیہ اور یوسف رضا چائے اور خوشگوار موسم سے لطف اندوز ہور ہو۔

السلام علیم ..اس نے مسکراکر دونوں کو سلام کیااور کرسی کھسکاکرا پنی جگہ پر براجمان ہو گیا۔
وعلیکم السلام .. کیسے ہوشہزادے .. ؟ یوسف رضالاڈ میں اسے شہزادہ کہاکرتے تھے۔
مسکرا ہوتا ہوں کہ وقت ہی نہیں ملتا کہ آپ لو گوں کے پاس ہی
کچھ دیر بیٹھ جایا کروں۔وہ مسکراکر بولا۔"

ہاں بھئی ویسے بھی بوڑھے ماں باپ کے پاس کیو نکر بیٹھنے لگے اب تم. . یوسف رضا شوخی سے آ بولے تھے۔

وه ہنس دیا تھا۔

سلطانہ جو حمزہ کے لئے چائے اور کھانے کاسامان لائی تھی اسکود مکھ کریوسف رضا کورا بیل کی یاد آئی۔

ارے سلطانہ را بیل کد هرہے؟ نظر نہیں آر ہی؟ وہ اچھنے سے گویاہوئے۔

وہ اپنے کمرے میں ہیں صاحب۔سلطانہ نے مخضر جواب دیا تھا۔

اسے کہو بڑے صاحب بلارہے ہیں۔جب تک بلاؤ ناوہ آتی ہی نہیں۔یو سف رضا ناراضگی سے

گویاہوئے تھے۔

جی وہ سر ہلاتی اوپر چلی گئے۔

توآپ کیوں بار بار بلاتے ہیں جو کرتی ہے کر لینے دیں۔فوزیہ چڑ گئیں تھیں۔

میرے بھائی کی آخری نشانی ہے ایسے ہی چھوڑ دوں؟ وہ فوزیہ کی بات سے بدمزہ ہوئے تھے۔

رہنے دیں بھلامیں کیوں ایساسو چنے لگی اپنے لاڑلے خوبصورت بیٹے کو دے تو دیا ہے انہیں۔

فوزیه بری طرح تنگ تھیں اس سے۔

آخر برائی ہی کیاہے را بیل میں ؟ ماشاء اللہ ڈاکٹر بن رہی ہے اور پھر ہر طرح سے سمجھدار بگی ہے

۔ یوسف رضانے بھر پورا پنی لاڈلی جھتیجی کی حمایت کی تھی۔

بهت ہی سمجھدار . وہ منہ بنا کر بولیں تھیں۔

کم آن مام ڈیڈیہ وقت ان باتوں کا نہیں ہے اور مام ڈیڈی غلط کب کہہ رہے ہیں؟ را بیل واقعی بہت سمجھدار اور اچھی لڑکی ہے۔ وہ سنجیدگی سے در میان میں بولا تھا۔ لو بھٹی ایک کم حمایتی تھاجو دوسر ابھی آگیا۔ فوزیہ ناک سے مکھی اڑا کر گو باہوئیں۔ وہ مسکراہٹ روک کررہ گیا۔ تبھی را بیل رف سے حلیے میں باہر چلی آئی۔ السلام علیکم تا یاجان۔وہ سنجید گی سے بولی تھی۔

وعلیکم السلام. کیسی ہو بیٹے ؟ اور اندر کیول تھیں سب یہاں ہیں تم اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنائے اندر بیٹھی تھیں۔ تایا جان مسکر اکر مگر خفگی سے بولے تھے۔

تا یا جان مجھے ٹمپر بچر ہور ہاتھا جس کی وجہ سے میں اندر لیٹی ہوئی تھی۔وہ متورم وسوجی آئکھیں اس پر ٹکائے بولی تھی مگر حمزہ کے دیکھنے پر نظریں چرالیں تھیں۔

تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا ہمیں؟ یہ حمزہ لے جاتا شمصیں ڈاکٹر کے پاس. وہ ناراضگی سے بولے تھے۔

وہ سر جھکا کررہ گئی۔ خیر حمزہ ابھی اٹھواور را بیل کوڈا کٹر عارف کے کلینک لے جاؤاسکے بعد شہر میں ہی شاپیگ کروانے بھی لے جانا۔ انہوں نے اسکے خراب موڈ کود کیھ کر کہا تھا۔ جی باباجان . . اس نے سر ہلادیا تھا۔ میں بیگ لے کر آتی ہوں۔ را بیل نے اجازت لی تھی اور اویر چلی گئی۔ اویر چلی گئی۔

## 

خان تم نے را بیل پر نظرر کھنی ہے وہ کیا کرتی ہے کہاں جاتی ہے ٹھیک ہے؟ اسکالہجہ حکمیہ تھا۔ جی صاحب. . خان نے سر ہلادیا۔ اچھاوہ جو یوسف رضا کا بیٹا ہے اسکار ابیل سے کوئی خاص تعلق ہے کیا؟ وہ سنجید گی سے ناک پر ہولے سے خارش کرتے بولا تھا۔"

صاحب سناتو یہی ہے حمزہ اور بی بی را بیل کا نکاح ہوا ہے اب باقی اللہ جانے۔خان نے کاندھے اچکا کر جواب دیا تھا۔

وہ بری طرح چونک گیا تھا۔ نکاح ہواہے؟

ا چھاتم جاؤ مجھے اکیلا چھوڑ دو. بیل بھر میں اسکادل ڈوب کررہ گیا تھا۔ اسکے جانے کے بعداس نے لائٹ بند کر دی تھی اور ایزی چیئر پر براجمان ہو گیا تھاجو ہمیشہ سے اسکا خاصا تھاجب بھی پریشان ہو تاوہیں بیٹھ جاتا گھنٹوں سوچنے کے بعد حل نکال کروہ سکون سے بیٹھتا۔ "

### 

حمزہ آپ مجھے ایسالگتاہے مجھ سے ناراض ہیں؟ را بیل شیشے سے باہر نظر آتے مناظریر نظر دوڑا کر بولی۔

سر و قد در ختوں نے وادی کواپنے گھیرے میں لے رکھا تھا جبکہ اونچی نیجی چٹانوں پرسے گاڑی گزار ناقدرے ایک مشکل امر تھا۔"

نہیں تو؟ شمصیں ایبا کیوں لگا؟ وہ اسکی طرف گردن موڑ کر بولا تھا۔

کیونکہ جب سے میں آئی ہوں آپ نے ایک د فعہ بھی مجھے بلایاتک نہیں۔وہ سر جھ کا کر بولی تھی

شمصیں اندازے قائم کرنے کاشوق ہے؟ وہ سنجیدگی سے بولارا بیل کے گردن موڑ کراسکو دیکھا۔

کیامطلب؟وه جیران ہوئی تھی۔

ظاہر ہے بیراندازہ ہی ہے تمھار ابھلامیں کیوں تم سے ناراض ہوں گا؟ وہ ہنس کر بولا تھا۔اسکی ہنسی بھی اسی کی طرح دلکش تھی۔"

ا چھا۔ وہ سر جھٹک کر گویاہوئی اور دو بارہ سے نظریں باہر نظر آتے مناظر پر دوڑانے لگی۔" ڈاکٹر کے پاس جانا ہے نا؟ وہ اسکی طرف دیکھ کر بولا۔"

نہیں۔رہنے دیں معمولی ساٹمپر بچر ہے ٹھیک ہو جائے گامیں نے میڈیسن لے لی تھی۔وہ سنجید گی سے گویاہوئی۔"

ٹھیک ہے یہ بھی۔ میں تو بھول ہی گیا تھا کہ تم خود ڈاکٹر ہواب. . وہ ہنس کر بولا تھا۔ وہ مسکراکررہ گئی۔

باقی سارے عرصے میں وہ دونوں خاموش رہے تھے۔ حمزہ ایک بات پوچھوں آپ سے؟ اگر آپکو برانا لگے تو؟ کچھ دیر بعد وہ مدھم لہجے میں بولی۔

ا گربرالگنے والی بات ہے تومت پوچھو کیونکہ مجھے غصہ بہت جلدی آتا ہے۔وہ ہنسی دیاکر بولاتھا

اوہو. . حمزہ . . میں سیریس ہوں نا؟ وہ چڑ کر بولی تھی جبکہ وہ اسکے چڑنے پر قہقہہ مار کررہ گیا تھا۔

اب سنیں گے ؟ وہ اسکو گھور کر بولی تھی۔

دل و جان سے ۔ وہ ہنسی دباکر رومانوی انداز میں بولا تھا جبکہ را بیل بونمجھ کارہ گئی تھی۔ بولو؟ وہ مسکراہٹ دباکر بولا۔

آپ مجھ سے محبت نہیں کرتے نا؟ نغمانہ سے کرتے ہیں نا؟ چند کمحوں بعداسکی بھیگی آ واز جیپ میں گونجی تھی۔

شمصیں اندازے قائم کرنے کا کیا بہت شوق ہے؟ کچھ دیر بعدوہ خفگی سے بولا تھا۔ آپ میری بات کاجواب دیں حمزہ . . مجھے سچ سننا ہے۔وہ نم آئکھیں اس کے چہرے پر ٹکا کر بولی ۔۔۔

توسنوسے. کیا شمصیں ایسالگتاہے کہ میں تمھارے سواکسی کے بارے میں سوچ بھی سکتا ہوں؟
تم میری بیوی ہو میری ہر چیز کی مالک میرے دل پر صرف تمھاراراج ہے اور رہے گا۔ایسامت
سوچا کروا گرمیں تم سے بات نہیں کر تا تواسکا ہر گزیہ مطلب نہیں کہ میں تم سے محبت نہیں
کرتا۔ محبت تو مجھے صرف تمھی سے ہے. پتا نہیں تمھاری خالی کھوپڑی میں میڈیسن کے بجائے
یہ بات کب بیٹھے گی۔ آخر میں وہ چڑ کر بولا تھا۔

گررا بیل توآسانوں پر پر واز کرر ہی تھی۔اسکے لبوں سے اظہار محبت سنناایسا تھا جیسے مرتے کو آب حیات کا.. چاروں اور کیسے فضائیں ان پر مسکرار ہی تھی رقص کرر ہی تھیں۔ ایم سوری حمزہ.. میں لوگوں کی باتوں میں آگئ تھی.. وہ شر مندگی سے بولی تھی۔

رابی پلیز..کسی کی باتوں میں آکر اپنار شتہ کمزور نہیں کرتے..شمصیں اس بات پریقین ہونا چاہئے کہ میں صرف تم محار اہوں۔وہ نرمی سے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بولا تھا۔ جبکہ رابیل کا دل زوروں سے دھڑکا تھا۔اس نے مسکر اتے ہوئے سر جھکالیا تھا۔وہ مسکر ادیا تھا اور گاڑی روک دی تھی۔

کیا ہوا؟ گاڑی کیوں روک دی؟ وہ جھکا سراٹھا کر گویا ہوئی۔

میڈم مال آچکاہے ہم نے شہر آنا تھاساتویں آسان نہیں جانا تھا۔

وہ مسکراکر بولا تھا۔ جبکہ را بیل اپناسر پبیٹ کررہ گئی تھی اور محض مسکراتے بیگ لئے باہر نکل آئی۔

طبیعت میں جو بھی اداسی سستی تھی حمزہ کے اظہار کے فور ابعد ہوامیں تحلیل ہو گئی تھی۔اب تو جیسے ہر طرف رنگ برنگی تنلیاں اسکا گھیراؤ کئے ہوئیں تھیں۔" جیسے ہر طرف رنگ برنگی تنلیاں اسکا گھیراؤ کئے ہوئیں تھیں۔" وہ مسکراتے ہوئے اسکی ہمراہی میں مال کے اندر بڑھ گئے۔"

## 

یوسف. ابھی ان دونوں کی رخصتی نہیں ہوئی جو آپ نے ان دونوں کو اکیلے گھر سے باہر بھی بھیج دیا۔ فوزیہ تب سے تلملائی ہوئی تھیں۔"
توکیا ہوا فوزیہ بیگم ؟ نکاح ہوا ہے دونوں کا. تم تو پتا نہیں کس چیز کا بیر بیا لے ہوئی ہو بچی سے۔
یوسف رضاا نکی روز کی چک ہے تنگ آگئے تھے۔

ارے تو کیا میں غلط کہہ رہی ہوں؟ یوں دونوں کا گھرسے باہر رہنا کیا انچھی بات ہے؟ لوگ کیا کہیں گے؟ فوزیہ نک کر بولیں تھیں۔
ارے بیگم کچھ نہیں کہتے لوگ. لوگوں کی زبان کو پہلے لگا میں ڈلیں ہیں جواب ڈلیس گی. لوگوں نے بہلے ہی جینا حرام کیا ہوا۔ وہ سنجیدگی سے کہتے باہر نکل گئے۔
ہاں آ پکوآسانی سے تھوڑی سمجھ آئے گی تب آئے گی جب وہ ڈائن میرے بیٹے پر قبضہ کرلے گی۔ پہلے ہی میرے بیٹے کے ساتھ وقت گزار نے کے موقعے ڈھونڈتی ہے۔
گی۔ پہلے ہی میرے بیٹے کے ساتھ وقت گزار نے کے موقعے ڈھونڈتی ہے۔
فوزیہ تلملا کررہ گئیں تھیں۔ انہیں حمزہ کی طرف سے بہت انسکیورٹی تھی۔

حمزه..! شادی کے بعد آپ نے مجھے ناردن ایر یاز گھمانا ہے. آپے ساتھ میں نے ایسے کئی خواب دیکھے ہیں جیسے سر درات میں جب ہر طرف خاموشی ہو.. صرف آپ اور میں ہوں ایک دوسرے کو محسوس کریں۔وہ ناولوں میں پڑھا سین دہراکر بولی۔

ہاہر آ جاؤبی بی ان افسانوی باتوں سے انکا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں حقیقت میں اتنی رات کو ہمیں صرف چور ڈاکو ہی مل سکتے ہیں۔

وہ دونوں اس وقت فوڈ سٹریٹ میں بیٹھے ڈنر کررہے تھے۔

اوہو..سارے موڈ کابیر اغرق کر دیاآپ نے حمزہ.. کیا تھاجو مجھے ان خوابوں میں رہنے دیتے.. وہ چڑ کر بولی تھی۔وہ بے ساختہ مسکرادیا تھا۔

ارے میری پیاری ہیوی. تمھارے سارے خواب میں وقت آنے پر پورے کروں گابس تم ابھی کھانا کھاؤور نہ ٹھنڈ اہو جائے گا۔وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

جبکہ رابیل خوش ہو گئی تھی۔اسکے لئے اتناہی کافی تھا۔

را بیل کیا شمصیں لگتاہے ہم بیر شتہ نبھا پائیں گے ؟ وہ را بیل کو تنگ کرنے کی خاطر اسکی پسند نہ کرنے والی بات چھیڑ کر بولا تھا۔

ا گر نبھانے کی چاہ دونوں طرف سے ہو ناحمزہ توراستہ چاہے کتناہی تنظمن اور ناہموار کیوں ناہو گزر ہی جاتا ہے۔وہ سنجید گی سے کا نٹا پلیٹ میں رکھ کر بولی تھی۔

وہ محض مسکرادیا تھا۔ بہت رومانوی قشم کی لڑکی ہو۔وہ مسکرا کر بولا تھا۔

صرف تمھارے لئے ورنہ باقی سب کے لئے رو کھی پھیکی سی۔وہ ہنس کر بولی تھی۔

ایسے ہی رہناصرف میرے ساتھ۔وہ مسکراکر بولا تھا پھر کلائی میں بندھی گھڑی پر نظر ڈالی تھی جو ساتھ بحار ہی تھی۔

چلورانی بہت دیر ہو گئ ہے پہنچتے بہنچتے نونج جائیں گے باباجان دیرسے جانے پر خفاہو نگے . . بل مینیو کار ڈمیں رکھتے وہ سنجید گی سے بولا تھا۔ را بیل بھی کھڑی ہو گئی تھی۔

شاپنگ بیگ وه دونوں پہلے ہی گاڑی میں رکھ چکے تھے۔"

حمزہ اتن دیر؟ جانتے ہونا تمھارا مجھے اتن دیر حویلی سے باہر رہنا پسند نہیں پھر آج تو تمھارے ساتھ رائی بھی تھی؟ تا یاجان حمزہ پر برس رہے تھے۔جو نظریں جھکائے انکی ڈانٹ سن رہا تھا۔
تمہیں میں نے یہ ضرور کہا تھا کہ رابیل کولے جاؤ مگر اسکامطلب یہ نہیں کہ تم اتن دیر لگادو۔
ابھی تم دونوں کا صرف نکاح ہوا ہے اکیلے اس طرح باہر رہنا کسی طور مناسب نہیں ہے۔وہ بے نیازی سے بولے تھے۔۔

باباجان ہم تو چھ بجے ہی نکل رہے تھے مگرٹریفک جام تھی جس کی وجہ سے کافی دیرلگ گئی۔وہ جھوٹ گھڑتے بولا تھا۔ را بیل نے آئکھیں بھاڑ کراسکودیکھا تھا۔

اچھاٹھیک ہے جاؤتم . انہوں نے اسے جانے کاعندیہ دیاتھا۔

بچا سید ہے جو ہے۔ اس اسے جو ہے۔ اس اسے جائے اس مار جا کیلے دیر تک رہنا ٹھیک نہیں سے صرف حمزہ نہیں تمھارے لئے بھی ہے را بیل بیٹااس طرح اکیلے دیر تک رہنا ٹھیک نہیں شادی ہوجائے بعد میں بے شک رہ لینا مگر شادی سے پہلے نہیں .. وہ اسکے سرپر ہاتھ رکھ کر سمجھانے والے انداز میں بولے تھے۔ را بیل محبت سے ان سے لیٹ گئی تھی۔ تایاجان میں سمجھ گئی آئندہ آپکو شکایت کا کوئی موقع نہیں دوں گا۔ وہ اپنائیت سے بولی تھی۔ وہ مسکراد ئے تھے۔ بمجھے امید ہے میری بچی۔ اسکاما تھا چوم کر وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے سے جبکہ را بیل اپنے کمرے میں جلی آئی تھی۔ سلطانہ اسکا کمرہ صاف کر رہی تھی۔

آج تو میں بہت تھک گئی سلطانہ . اچھاسلطانہ ایک بات تو بتاؤیہاں سب لوگ دیر تک گھرسے باہر رہنے پر براکیوں مانتے ہیں ؟ قسم سے مجھے لگنے لگاہے میں یہاں آکر محد ود ہو کررہ گئی ہوں ۔ وہ منہ بناکر بولی تھی۔ "

بی بی بہاں تو یہی سب چلتا ہے۔ آفریدی کی حویلی میں تو بہت سختی ہوتی ہے یہاں تو بچھ نہیں۔ سلطانہ شاینگ بیگ سے کپڑے نکالتے گویاہوئی۔

مگر پھر بھی . . وہ وہال کی عور تیں کیسے رہتیں ہو تگیں؟ وہ پر سوچ انداز میں بولی تھی۔ سلطانہ مسکرادی تھی۔ بی بی وہ تو بچپن سے رہ رہی ہو تیں ہیں عادت ہو ہی جاتی ہے۔وہ مسکرا کر

بولی تھی۔

ا چھاٹھیک ہے تم میرے کپڑے اندر ہینگ کرکے رکھو میں فریش ہونے جار ہی ہوں پھر سوؤں گی۔۔وہ اسکو ہدایت دیتی وانٹر وم کی طرف بڑھ گئ۔!"

## 

میر زائر. مجھے تم سے ملناہے . . زائر انجھی سو کر اٹھا تھااور حویلی جانے کے لئے تیار ہور ہاتھا جب اسے نرمین کامیسج موصول ہوا۔

کس لئے؟اس نے بھنویں اچکا کر جواب دیا تھا۔

میں خالہ کی طرف آر ہی ہوں وہیں پہنچو. .اس کالہجبہ حکمیہ تھا۔

ا چھاشتھیں لگتاہے میں تمھارے حکم کاغلام ہوں؟ بیہ جو حکم ہیں نااپنے غلاموں پر ہی چلایا کرو. اسے غصہ آگیا تھا۔ اچھاٹھیک ہے..ریکوئسٹ کررہی ہوں تم سے آ جاؤپلیز..اسکامنت بھرامیسج دیکھ کراس نے اوکے میں جواب دیا تھااور تیار ہونے چلاگیا۔

بیٹے را بیل . میں نے رات بہت سوچا تھا۔ سنا ہے لوگ تمھارے یہاں رہنے پر باتیں بنار ہے

ہیں..میں سوچ رہاتھااسی ہفتے سادگی سے تم دونوں کی رخصتی کروادوں۔

یوسف رضانے ناشنے کی میز پر تھہر تھہر کر کہا تھا۔

پرتایاجان اتنی جلدی؟ وه جیران ره گئی تھی۔

بیٹا نکاح تو تم دونوں کا کب کاہو چکاہے اب رخصتی ہو جائے تومیری ساری پریشانی دور ہو. . وہ

سوچ کر بولے تھے۔ فوزیہ کا سکے خلاف ہو ناانہیں پریشان کر رہاتھا۔

تھیک ہے تا یاجان . اس نے سر ہلادیا تھا۔ حمزہ خاموشی سے ناشتہ کررہاتھا۔

حمزہ شہویں کو ئیاعتراض؟انہیںنے یو چھاتھا۔

نہیں باباجان . . جبیباآ یکو بہتر لگے . . وہ شانے اچکا کر اسکی جانب دیکھ کر بولا تھا۔

وہ مسکراد ئے۔ توبس ٹھیک ہے. . فوزیہ تم آج سے ہی تیاری شروع کر دو. . اور پچھ خاص خاص

لو گوں کو ہی مدعو کرلینا بارات پر . انہوں نے فوزیہ سے کہا تھاجو گم صم سی بیٹھیں تھیں۔''

جی. انہوں نے سر ہلادیا تھا۔ جبکہ را بیل آئکھوں میں کئی خواب سجائے کھڑی ہو گئی تھی۔

ا چھاتا یا جان میں زراسلطانہ کے ساتھ دریائے سوات کی سیر کو جار ہی ہوں کچھ دیریک

آ جاؤں گی۔وہ مسکرا کر بولی تھی۔

جاؤ مگرروزروز جانادرست نہیں را بیل. . حمز ہ نے سنجیدگی سے کہاتھا۔ وہ خاموش ہو گئی تھی۔ آپ میر ہے ساتھ چلیں حمزہ؟ وہ سر جھکا کر بولی تھی۔ ہاں حمزہ جاؤتم بھی چلے جاؤ مگر سلطانہ کو بھی لیتی جاؤ . . تا یا جان نے فورا کہا تھا۔اس نے چال

درست کی تھی اور حمزہ کے ساتھ باہر نکل آئی تھی سلطانہ کو پیچھے آنے کا کہا تھا۔

یہ شمصیں گھو منے پھرنے کا بہت شوق ہے کیا؟ وہ دونوں پکی سڑک پر چلتے جارہے تھے جو کہ در ختوں سے تقریباً ڈھکی ہوئی تھی۔

بہت زیادہ..ابھی ہماری شادی ہو جائے پھر میں آپکے ساتھ پوری دنیا کی سیر کروں گی۔وہ

دانتوں کی نمائش کر کے بولی تھی۔وہ ہو لے سے ہنس دیا تھا۔

ہمم ضرور . . وہ مسکرا کر بولا تھا۔

وہ دونوں چلتے چلتے دریاتک پہنچ گئے تھے۔ یہاں سورج کی کرنیں پانی پر سنہری سی بہت خوبصورت لگ رہی تھیں۔

ار د گردیباڑوں پر جمی اوس نے موسم مزید سر د کر دیا تھا۔ پانی میں وہ پتھر پڑا ہے مجھے اد ھر بیٹھنا

ہے چلیں میرے ساتھ۔اس نے حمزہ کاہاتھ بکڑ کر کہا تھا۔

نہیں تم جاؤمیں بہیں ہوں۔اس نے ہاتھ حچھڑ واکر کہا تھا۔

جاؤن گی توآپیجے ساتھ ورنہ یہیں ہیٹھیں رہوں گی . . وہ منہ بناکر بولی تھی اور پتھر پر بیٹھ گئی تھی

ا چھا چلو ضدی لڑکی سوچ رہا ہوں شمصیں کیسے برداشت کروں گاشادی کے بعد.. حمزہ مسکر اہٹ جیمیاتے اسکو چھیٹر کر بولا تھا۔

کرناپڑے گاکیوں کہ اب بیہ بلاآپ سے چمٹ چکی ہے مرکر ہی ساتھ جھوٹے گا..وہ اسکے بازو سے سرٹکا کر بولی تھی۔

حمزہ ہولے سے مسکرادیا تھا۔

اوراسکے ساتھ در میان میں پڑے پتھر پر جابیٹا تھا۔ "سورج اپنی پوری شان و شوکت سے پہاڑ وں سے اپنی حجیب د کھلار ہاتھا جبکہ ہلکی ہلکی چلتی سر د ہوائیں بل بھر کو توجسم میں سنسنی دوڑادیتی۔

وہ دونوں ایک دوسرے کاہاتھ تھاہے اس منظر میں کھوے ہوئے تھے۔ حمزہ کو پتاہی نہیں چلا تھارا بیل کے اسکے کندھے پر اپناسر رکھ دیا تھا۔ کیپری کو زراسافولڈ کے وہ پاؤں پانی میں ملکے مارر ہی تھی۔

اوہ مجھے کام سے جاناتھا۔اچانک حمزہ کو یاد آیا تھا۔

کیا حمزہ؟ کبھی تومیر ہے ساتھ وقت گزارا کریں . . را بیل منہ بسور کر بولی تھی۔ شادی ہو جانے دو پھر ساراوقت تمھارافلحال ایک ضروری کام ہے مجھے جانا ہوگا . . مسکراتے ہوئے اسکا گال تھپتھیاتے وہ اٹھ گیا تھا۔ جلدی گھر چلی چانا. وہ اسکو ہدایت دیتا مزیر کچھ سنے بناوہاں سے نکاتا چلا گیا تھا۔ سلطانہ وہیں بیٹھی تھی۔ارد گرد کامنظر اس قدر خوبصورت تھا کہ وہ مبہوت ہو کررہ گئی تھی۔سورج کی نارنجی کرنیں یانی پر عجیب ساسحر طاری کئے ہوئے تھیں،"

سلطانہ جاؤ حویلی سے میر اکیمرہ تولے کر آؤ.. مہرون چادر سے ہلکاسا چہرہ ڈھکتے وہ سلطانہ سے مخاطب ہوئی تھی۔ مخاطب ہوئی تھی۔

> جی بی بی. وه سر ہلا کر پلٹ گئی تھی۔ کچھ دیر وہ یو نہی بیٹھی رہی تھی۔ را بیل؟اسے اپنے پیچھے مر دانہ آ واز آئی تھی۔وہ کھول کررہ گئی تھی۔

کیا مسئلہ ہے؟ وہ جھٹکے سے مڑی تھی جس کے نتیجے میں اسکی مہرون شال سرسے سرکتی کندھے پر آگری تھی جبکہ اسکے گولڈن براؤن سٹیپ کٹنگ بال ہوا کے دوش پرلہرار ہے تھے۔ وہ تتماماتے چہرے سے میر زائر کود کیھر ہی تھی۔وہ چند کمھے اسکود کیھتار ہاتھا۔

تم اتنی خوبصورت ہو کہ دل کہتاہے ہر وقت شمصیں دیکھتا ہی رہوں۔وہ مسکراتے ہوئے اسکی نیلی آئی کھوں میں جھانک کر گویا ہوا۔

شٹ اپ. میر زائرا بنی او قات میں رہو تمھاری اتنی او قات نہیں کہ تم ڈاکٹر را بیل شاہ سے اس طرح کی باتیں کرو. وہ سختی سے بولی تھی اور پلٹنا چاہاتھا مگر میر زائر نے اسکی کلائی اپنی سخت گرفت میں لی تھی۔

حمزہ شاہ کی او قات نہیں کہ وہ تم جیسے ہیرے کامالک بنے تم توسجانے کے لئے بنائی گی ہورابی مجھ سے یو جھو کتنا چاہتا ہوں شمصیں میں۔وہ اسکی کلائی پکڑے بے چارگی سے گویا ہوا تھا۔

مگررا بیل کے ایک تمانیج نے اسے خاموش کروادیا تھا۔ حمزہ شاہ میر اشوہر ہے اگلے چند دنوں میں ہماری رخصتی متو قع ہے اس لئے بہتر ہو گامجھے بھول جاؤاور کسی اور پر ڈورے ڈالو . . وہ ایک انگلی اٹھائے اسکو کہہ رہی تھی۔ چیین لول گاشمصیں اس حمزہ سے میں پھر جاہے مجھے اسکی جان ہی کیوں نالینی پڑے . . تم میری ہواور میری ہی رہو گی حمزہ کا خیال دل سے نکال دو. . وہ سختی سے بولا تھا۔ بکواس بند کروا پنی میر زائر . . سوچنا بھی مت ایسا کیو نکہ اگرایسا ہواتو میں اپنی جان لے لوں گی گر ہر گزشمصیں قبول نہ کروں گی۔وہ اپنی پوری قوت سے چلا چلا کر بولی تھی۔ دیکھتے ہیں پھر جیت کس کی ہوتی ہے۔وہ جھٹکے سے اسے ہٹاتا بولا تھا. را بیل کے پیر سر دی میں یانی میں ہونے کی وجہ سے اکڑ گئے تھے جبکہ اسکے جھٹکے پروہ گرتے گرتے بچی تھی۔ وحشى جنگلى انسان . . نفرت سے سوچتے وہ سلطانه كاانتظار كئے بناحو بلى كى طرف بڑھ گئے۔" 

کل اسکی مہندی تھی۔ فوزیہ نے اسکو نیچے بلایا تھا کہ وہ بری میں رکھنے کے لئے کپڑے پیند کرلے۔

وہ رف سے حلیے میں نیچے چلی آئی تھی کافی دنوں سے اسکی حمزہ سے ملا قات نہیں ہوئی تھی۔ نہ ہی اس نے حمزہ کو دیکھا تھا۔ مگر آج وہ وہیں صوفے پر ببیٹھااخبار پڑھ رہاتھا۔ وہ فوزیہ ہے پاس آگر بیٹھ گئی اور چور نظروں سے حمزہ کودیکھا تھاجوا خبار پڑھنے میں بوری طرح منہمک تھا۔

وہ منہ بناکررہ گئی۔ بیہ دیکھورا بیل کیسی ساڑھی ہے؟ فوزیہ نے فیر وزی رنگ کی ساڑھی اسکی طرف بڑھائی تھی جس کے پلوپر مو تیوں کا نفیس ساکام تھا۔۔۔!" مہت پیاری ہے تائی جان . . وہ مسکرا کر بولی تھی۔

ٹھیک ہے نازید ایک بیہ کردو۔اور بیہ تمھاری بارات کاجوڑاکیسا ہے؟ وہ اسکی طرف سرخ کافی بھاری لہنگا بڑھا کر بولی تھیں۔

یہ تو بہت بھاری ہے تائی جان میں نہیں پہن سکتی۔اس نے انکار کیا تھا۔

کیا مطلب؟ شادی پہ ہر کوئی ایسے ہی بھاری کام والے کپڑے پہنتا ہے تم مریخ سے اتری ہو؟ بی بی شادی ہے تمھاری کوئی موت کادن نہیں۔ فوزیہ سختی سے بولیں تھیں۔ جبکہ وہ رونے والی ہوگئی تھی۔

مام..اگروہ نہیں چاہتی تو کوئی بات نہیں آپ اس طرح تواسکوٹارچر مت کریں نا؟ را بیل شمصیں جو سہی گئے وہ لے لولاز می نہیں کہ اتنابھاری ہی پہنو.. حمزہ نرمی سے بولا تھا۔ پھر اپنی پہند سے کم کام والی میسی نکالی تھی۔ یہ پیک کریں نازیہ..اور کچھ کام والے جوڑے اور ایک ساڑھی اسکے لئے نکالی تھی۔ یہ تم پر بہت سوٹ کرے گی۔ کپڑے ادھر سے ادھر کرتے وہ سرگوشی سے بولا تھااسکاا شارہ فیروزی رنگ کی ساڑھی کی طرف تھا۔ وہ ہولے سے مسکرادی تھی۔ ا

#### 

آخر کاراسکی مہندی کادن بھی آگیاتھا۔ بلواور سلور رنگ کے شر ارے میں ملبوس وہ ہلکاسامیک اپری مہندی کادن بھی۔ بین اپ کئے گجرے بہن رہی تھی۔ مسکراہٹ اسکے ہو نٹوں سے جداہی نہیں ہوتی تھی۔ بوری حویلی برقی قبقوں سے سجادی گئی تھی۔

نیچ تقریب اینے جو بن پر تھی۔بس اسکاانتظار تھا۔ ایکاخت اسے محسوس ہوا تھا جیسے بالکنی میں کوئی کودا ہو..

اسکادل تیزی سے دھڑکا تھا۔اسکوایسے لگا تھاجیسے اسکے خدشوں کو زبان ملی ہو.." تبھی پر دے کے پیچھے سے میر زائر نمودار ہوا تھا کچھ کمچے وہ اسے دلہن کے روپ میں دیکھے کر دیکھتا ہی رہ گیا تھا۔

وه کس قدر خوبصورت لگر ہی تھی کہ جی چاہ رہاتھااسے خود میں سمولے..

ت. تم یہاں کیوں آئے ہو؟اسکی زبان میں واضح الر کھڑا ہٹ تھی۔
تم سے ملنے . رانی مجھے بہت برالگ رہاہے . . وہ اسکے قریب ہوتے بولا تھا۔
دور رہو مجھ سے میر زائر میں شور مچادوں گی۔ را بیل چیج کر بولی تھی اور مزید دور ہٹی تھی۔
بالوں کو چوٹی میں قید کئے چوٹی پر مو تیا کے پھول پر ور کھے تھے۔اس نے اسکی لٹ کو پکڑا تھا۔
مچاؤشور . . اس میں صرف تمھاری بدنامی ہے میری نہیں۔وہ اسکے قریب اسکی خوشبو کو

سانسوں میں اتارتے بولا تھا۔

اسکی قربت نے را بیل کے دل کو خاک کر دیا تھا۔اس نے اسے دھکے سے دور کیا تھا۔ کس قدر گھٹیاانسان ہوتم میر زائر؟ کیاشہ حیں لگتاہے ایسے اوچھے ہتھکنڈوں سے تم مجھے پالو گے ؟ توبیہ تمھاری سوچ ہے . وہ غصے سے بولی تھی۔ تماس طرح چلا کراپنانقصان کروگی را بیل . ! وہ سنجید گی سے بولا تھا۔ توتم میری جان نہیں جھوڑو گے ؟ وہ سنجید گی سے بولی تھی۔ ڈاکٹررا بیل ایسامیر ہے زندہ ہونے تک ممکن نہیں۔وہ مسکرا کر بولا تھا۔ مگر در واز بے پر دستک کے باعث اسے واپس بھا گناپڑا تھا۔ ڈریوک. . وہ چڑ کر سوچتی کانوں میں گجر وں سے بناایئرر نگ ڈالنے کی کوشش کرنے لگی اور در وازه کھول دیاجہاں حمزہ تھا۔ آريوآل رائك رابيل. ؟ كيايها ب ير كو ئي تفا؟ حمزه پريشان سااسكے پاس آيا تفا۔ ہاں حمزہ سب ٹھیک ہے۔ کیوں کیا ہوا؟ وہ جز بزہو ئی تھی۔ تمھاری جیج کی آ واز س کر میں پریشان ہو گیا تھا۔وہ ہولے سے اسکے قریب ہوتے گویا ہوا۔ اوہ وہ میں نے چھپکلی دیکھ لی تھی تبھی۔وہ نظریں چراکراس سے دور ہوئی تھی۔ اب دور کیوں ہٹ رہی ہو؟ ویسے تو پاس آنے کا بہاناڈ ھونڈ تی ہو۔وہ مسکرا کر بولا تھا۔ وہ کھلکھلائی تھی۔ جیسے ہر سو کو ئل کی مدھم سر وں کی خوبصورت آ واز ابھری ہو۔ چند د نوں سے تم مجھے نظر نہیں آئے کد ھرتھے؟ گجرے پہنے ہاتھوں سے اسکے کرتے کااویر والابٹن بند کرتے وہ مسکراکر گو ماہو ئی تھی۔

تسمیں نظر نہیں آیا مگر مجھے تو تم ہر وقت نظر آئی ہو۔ وہ مسکر اکر بولا تھا۔

کیا مطلب ؟ میں نے تو شمصیں حویلی میں نہیں دیکھا؟ وہ اچھنھے سے گویا ہوئی۔

وہی تو کہہ رہا ہوں میری نظر ہر وقت ہر لمحہ تم پر تھی پتانہیں تمھاری کس پر تھی۔ وہ اسکے ہاتھ

کو تھام کر گویا ہوا۔۔۔او ہو. جمزہ پہلیاں بہت بجھواتے ہو. اچھا خیر جاؤکسی نے دیکھ لیا تو سہی

کلاس کے گی۔ اس نے جمزہ کو جانے کا کہا تھا اور خود آئینے میں اپنا عکس دیکھا تھا۔

اسکا گور ارنگ چہک رہا تھا گالوں پر پھیلی لالی جبکہ ہو نٹوں پر سبحی مسکان نے اسے مزید حسین بنا

دیا تھا۔

کیسی لگ رہی ہوں؟ وہ مسکرا کر بولی تھی۔

د نیا کی حسین ترین لڑ کی . . وہ اسکے گرد باز وؤں کا گھیر ابنا کر بولا تھا۔

یہ تم آج کل کچھ زیادہ رومانوی نہیں ہورہے ؟ وہ ابر وچڑھا کر بولی تھی۔

ہاں۔۔ڈر لگتاہے تم سے دور نہ ہو جاؤں شمصیں اپنے قریب کرناچا ہتا ہوں تمھاری خوشبو کو

ا پنے اندر جذب کرناچا ہتا ہوں۔ اپنے دل کی تمام باتیں تم سے شیئر کرناچا ہتا ہوں پھر کیا پتا

زندگی رہے نارہے . ؟ وہ گہری سانس بھر کر بولا تھا۔

کیسی باتیں کرتے ہو شاہ؟ وہ تڑپی تھی۔

ا چھامیں چلتا ہوں واقعی ہی کوئی آنہ جائے۔ وہ مسکرا ہٹ سجاتے وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔ "بیہ سوچے سمجھے بغیر کے اسکے نتھے سے دل پر کیا گزر رہی ہو گی۔ "را بیل کا چہرہ تاریک ہو گہا تھا۔ حمزہ کی بات نے اسکادل پریشان کر دیا تھا

## 

را بیل بہت خوش تھی۔۔ ظاہر ہے اسکی زندگی آج ایک خوبصورت موڑ مڑنے والی تھی۔ اسکی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ وہ مسکراتے چہرے کے ساتھ اپناعکس آئینے میں دیکھ رہی تھی۔ پیور ریڈ کلر کی میکسی میں ڈارک میک اپ کئے وہ حمز ہ کے لئے سبحی بیٹھی تھی۔۔!"
پچھ ہی دیر بعد وہ رخصت ہو کراسکے کمرے میں چلی جاتی۔

وہ مسکراتے ہوئے خوبصورت خواب بن رہی تھی تبھی اسے وہ خواب یاد آیا تھا۔"اسکادل دہل گیا تھا۔"

اللہ نہ کرے! اس نے دل کو سر زنش کرے فوراد عاکی تھی۔"

کچھ دیر بعد اسکولے جاکر حمزہ کے پہلومیں بٹھادیا گیا تھا۔ "حمزہ آج کھل کر مسکر ارہا تھا۔۔!"

وہ بھی شر مائی لجائی اد ھر اد ھر دیکھتی اسکی نظروں سے پزل ہور ہی تھی۔!"ہر کوئی انکی جوڑی کو داد دے رہاتھا۔"

وہ نہیں جانتی تھی حمزہ کیا کر تاہے کہاں جاتاہے.. جانتی تھی توبس اتنا کہ وہ ایک زمیندار ہے..!"

یچه دیر بعد کھاناکھلاتھااوراسکے کچھ دیر بعداسکی رخصتی کاشور مچ گیاتھا۔"

وہ اتنی جلدی پر حیر ان رہ گئی تھی۔!"وہ سر جھٹک کر لا یعنی سوچوں کو پرے دھکیلتی حمزہ کا ہاتھ تھام کر کھڑی ہو گئی تھی۔!" حمزه نے اسکاہاتھ استحقاق سے تھام رکھا تھا۔ تبھی ہاجرہ اپنے بیٹے کے ساتھ اسکے پاس آئی تھی اور سلامی پکڑا کر دونوں کو ہمیشہ خوش رہنے کی دعادی تھی۔" شکریہ..!"وہ مسکراتے ہوئے اتناہی بولی تھی۔"

ہاجرہ نے سر ہلادیا تھا۔!"رخصتی کے ساتھ ہی اسے حمزہ کے کمرے میں پہنچادیا گیا تھا۔"

اسکے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہورہے تھے جبکہ بے حدیثر م اور ڈرلگ رہاتھا۔"

وہ بیڈیر سر جھائے سوچوں میں محو تھی۔وہ کیسے حمزہ کو فیس کرے گیاسکی لودیتی نظروں سے

کیسے خود کو بچاپائے گی۔"

تبھی کلک کی آ واز کے ساتھ ہلکاسادر وازہ کھلاتھاساتھ ہی اسکے دل کی دھڑ کنیں منتشر ہوئی تصیں۔!"اس نے چوری سے دیکھاتھا۔ حمزہ بلیک شیر وانی میں ملبوس ہاتھ سے گھڑی اتارتے

ڈریسنگ پرر کھ کراسکی طرف بڑھا۔"

ماحول میں اے سی کی خنگی کے ساتھ اسکے کلون کی مہک بھی شامل ہو گئی تھی۔"اسکاسر مزید حجک گیا تھا۔"

وه مسکراتا هموااسکی طرف آیا تھااور اسکے سامنے جا بیٹھا تھا۔ "وہ اپنے ہو نٹوں کو کا ٹتی سخت مضطرب د کھر ہی تھی۔"

حمزہ کا ہاتھ اسکی گود میں د ھرے سر دہاتھ پر گیا تھا۔ جسے اس نے بہت مان اور محبت سے تھاماتھا

"\_

السلام علیکم محتر مه را بیل حمزه شاه "محبت اور استحقاق سے پر کہجے میں اس نے را بیل کو مخاطب کیا تھا۔ را بیل کادل تیزی سے دھڑ کنے لگا تھا۔ "

ہمیشہ شمصیں مجھ سے شکایت رہی ہے کہ میں شمصیں نظرانداز کرتاہوں تم سے محبت نہیں کرتا مگر آج میں تمھاری ہر شکایت ہر ناراضگی کو ختم کر دوں گا. میں شمصیں اتنی محبت دوں گا کہ تم سرے سے سب بھول جاؤگی. وہ دھیرے دھیرے اسکے کانوں میں شیریں گھول رہاتھا۔"وہ اپنے ہو نٹوں پراٹر تی شرمیلی مسکان کو دبانا چاہتی تھی مگرناکام تھی۔!"

کیاتم خوش ہو۔۔؟اس نے دھیرے سے اسکے ہاتھ کو دبایا تھا۔"

بہت زیادہ.. وہ دھیرے سے بولی تھی۔"

وه مسكراد يااوراسكـمزيد قريب بهوا تفاـً"

کیاتم اجازت دیتی ہو کہ میں تمھارا چہرہ جی بھر کر دیکھ لوں۔؟ وہ شوخی سے بولا تھا۔"

اسكے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے۔ج. جی. اس نے ہچکچا کر کہاتھا۔ "حمزہ نے دھیرے سے اسکے

چېرے سے گھو نگھٹ الٹ ديا تھا۔"

وہ واقعی حسن کا پیکر تھی۔اسکی گہری نیلی آنکھیں میک اپ سے سبحی تھیں جبکہ گلانی ہو نٹوں پر گلی لال لیسٹک اسکومزید پر کشش بنار ہی تھی۔حمزہ کا جی چاہا تھااسے ایسے ہی دیکھارہے۔اس سے پہلے کہ وہ را بیل پر جھکتااور اپنی بیاسی روح کو سیر اب کرتاا پنی تشکی مٹاتا تبھی باہر سے فائر

کی آواز پر وہ بو کھلا گیا تھااور کھٹراہو گیا تھا۔"

ی. بیر کیا ہواہے۔؟رابیل بری طرح کانپ گئی تھی"

پتانہیں۔تم یہیں رہنااور در واز ہ لاک کرلومیں زراد مکھ کر آتاہوں۔اس نے رابیل کو تسلی دی تھی اور جانے لگا تھا۔۔رابیل نے اسے روکا تھا۔

مت جائیں شاہ.. میر ادل ڈررہاہے.. میں پہلے ہی اپنے مام اور ڈیڈ کو کھو چکی ہوں اب مجھ میں اتنی ہمت نہیں کہ آپکو کھوؤں۔اسکادل انجانے خدشے کے تحت کا نیا تھا۔"
رانی.. تم فکر ناکر وسب ٹھیک ہے مجھے دیکھنے دو.. وہ اسکو سمجھا کر بولا.. "مگر اسکادل مسلسل کچھ غلط ہونے کی تصدیق کررہا تھا۔"

حمزه مت جائیں پلیز. مجھے بہت خوف آرہاہے پلیز حمزه. اس نے انکار کیا تھااور اپناسر اسکے کشادہ سینے سے ٹکالیا تھااور سسک بڑی تھی۔"

حزہ بے تاب ہوا تھا۔ ایسے مت روؤرانی تمھارے آنسو مجھے اپنے دل پر گرتے محسوس ہور ہے ہیں مگر میر اجانااس وقت بہت ضروری ہے . . اسکا چہرہ ہاتھ کے پیالے میں لیتاوہ دکھ سے بولا تھا۔ "اور کسی پیاسے کی ماننداسکی نم آنکھوں کو چوما تھا۔ "
وہ مزید کچھ سنے بنانکل گیا تھا جبکہ را بیل وہیں بیٹھ گئی تھی اور جتنی سور تیں یاد تھیں حمزہ کی سلامتی کے لئے پڑھ لیس تھیں۔ کچھ دیر بعد فائر نگ مزید تیز ہوئی تھی ساتھ ہی اسکادل بھی سلامتی کے لئے پڑھ لیس تھیں۔ کچھ دیر بعد فائر نگ مزید تیز ہوئی تھی جہاں بچھ نامعلوم لوگ تیزی سے دھڑ کنا شروع ہو گیا تھا۔ وہ روتے ہوئے بالکنی تک گئی تھی جہاں بچھ نامعلوم لوگ فائر نگ کرر ہے تھے۔ "

حمزہ کسی درخت کے پیچھے چھیاہاتھ میں فائر لئے جواباً فائر کررہاتھا۔ "تبھی کچھ دیر میں فضا گولیوں کی تر تراہٹ سے گونج اٹھی تھی اور اسکادل وہیں تھم گیا تھا جب اس نے حمزہ جیسے چوڑے مرد کوزمین پر گرتے دیکھا تھا۔ "

ن... نہیں..اسکادل کا نیا تھا۔اسکے پیر لڑ کھڑائے تھے۔وہ اپنی میکسی سمبھالتی کسی کا خیال کئے بنالان کی طرف بھا گی تھی جہاں اب خاموشی تھی۔"

حمزہ..وہ چیخی ہوئی درخت کے پاس گئی تھی جہاں وہ آئکھو میں آنسو لئے ہونے والے در دکو برداشت کرنے کی کوشش کررہاتھا۔"

حمزه..؟اس نے حمزه کا گال تصینصیا یا تھا۔"

اتنے میں یوسف رضااور فوزیہ بھاگی ہوئیں اسکے پاس آئے تھے۔"

ہٹو۔ کیاہواہے میرے حمزہ کو۔؟" فوزیہ اسکو دھکیلتی حمزہ کو جھنجھوڑر ہی تھیں۔"

ممی. مجھے رابی سے بات کرنی ہے .. وہ لڑ کھڑائے ہوئے لہجے میں بولا تھا۔"

حمزہ میرے لال. میرے شہزادے میں تمھاری ماں ،، مجھ سے بات کرو. . وہ روتے ہوئے

بولیں تھیں جبکہ یوسف رضاان لو گوں کی طرف بھاگے تھے۔ آخر تھے کون وہ لوگ۔؟"

ماما..ایمبولینس بلوائیں پلیز.. "را بیل اسکی خراب ہوتی حالت دیکھ کر چیخی تھی۔" فوزیہ اندر

بھا گی تھیں،،"

جبکہ اس نے حمزہ کا سراپنی گود میں رکھا تھا۔ "شاہ بات کر و مجھ سے۔ دیکھو تمھاری را بیل تمھار سے پاس ہے . . اب دیکھو نامجھے جی بھر کر . . دیکھو شاہ . . را بیل نے اسکو غنودگی میں جاتے دیکھ کرروتے ہوئے کہا تھا۔ "

حمزہ د هیرے سے مسکرادیا تھا۔"

شمصیں ہی تودیکیر ہاہوں جانِ شاہ . . وہ اسکے ہاتھ کو تھام کر بولااور اسکاہاتھ لبوں سے لگالیا تھا

وه اسکے ہاتھوں پر سررکھے سسک دی تھی۔"

تم بہت بے وفاہو شاہ بہت بے وفا..، آج بھی دیکھو مجھے جھوڑ کر جارہے ہو..، آخر میر اقصور کی بہت ہے وفاہو شاہ بہت بے وفا..، آج بھی دیکھو مجھے جھوڑ کر جارہے ہو..، آخر میر اقصور کیا ہے۔؟ یہی کہ میں نے تم سے محبت کی شاہ۔؟ وہ سر اٹھا کر بھر ائی ہوئی آئکھوں اپنی گو دمیں سررکھے حمزہ سے بولی۔!"

شاہ میں شمصیں یوں اپنی آنکھوں کے سامنے مرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی۔ تم اٹھوتم دیکھنا نے جاؤگے۔!"اسکاشانہ بکڑ کررابیل نے اسے اٹھنے میں مدد دی تھی مگر حمزہ نے ہولے سے اسکا ہاتھ بکڑ کر اسے بازر کھاتھا۔۔!"

میں ان آخری لمحات میں شمصیں کھل کر دیکھناچا ہتا ہوں رابی۔۔میری خواہش تھی کہ شمصیں صرف ایک بار کھل کر دیکھوں جب تم میرے سامنے میرے لئے سبحی ہو۔!" مگر خدانے اتنا موقع نہیں دیااور میر اخواب خواب ہی رہ گیا۔!"

وه اسكام اته لبول تك لے جاتے سخت تكليف سے بولا تھا۔"

تقدیر کے تھیل ہی نرالے ہیں جب اسے اس چیز کی آس تھی تب ایسانہ ہوااور جب حمز ہاسے اپنی شد توں سے واقف کر بھی رہاتھا تو زندگی نے بے وفائی کی تھی۔"

حمزہ میں مر جاؤں گی۔ یہ توسوچو میں ایک دن کی دلہن کتنے ارمانوں سے تمھارے لئے سبحی تھی تم نے تو نظر بھر کر دیکھا تک نہیں مجھے حمزہ۔؟اب بھلا میں کیسے جیوں گی۔؟وہروتے ہوئے بولی تھی۔"

مجھے معاف کر دورانی . . میں شمھیں خوش نہیں رکھ پایا۔ وہ حقیقی معنوں میں رودیا تھا۔" را بیل نے اسکے ہاتھوں کو چوم لیا تھا۔ پھر باری باری اسکے چہرے کے تمام نقش و نگار کو چوما تھا

حمزه تم بی تومیری خوشی ہو. میں بہت خوش رہی ہوں حمزه . بس حمزه مجھے حچوڑ ومت. تبھی ایمبولینس آگئی تھی اور کچھ دیر بعد وہ اسے سٹریچر میں ڈال چکے تھے۔ حمزہ نے اسکاسر دہاتھ تھام رکھا تھا۔ "وہ اسکے ساتھ گھسیٹتی ہوئی جارہی تھی۔ "
حمزہ کو تین گولیاں لگی تھیں۔ "وہ رورہی تھی۔ "

وہ اسکے پاس بلیٹی تھی۔ حمزہ غنودگی میں جارہا تھاساتھ ہی اسکادل بھی ڈوب رہاتھا۔ "
اس نے حمزہ کاہاتھ تھام رکھا تھامضبوطی سے۔ کچھ دیر پہلے حمزہ نے استحقاق سے اسکاہاتھ تھام
رکھا تھا مگر اب وقت بدل گیا تھا اس وقت خوشی کاساں تھا تواس وقت غم کا عالم تھا۔ "
حمزہ کی نظریں اسکے خوبصورت چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔۔ جبکہ وہ مسلسل رورہی تھی۔!

11

اے..اد هر دیکھو..! "حمزه نے مسکراتے ہوئے اسکا چہرہ اپنی جانب موڑا..!" وہ نم آئکھوں سے اسکو دیکھنے لگی جو مسکر ارہا تھا۔!"

ایسے مت روؤ. . ورنہ میں سکون سے مرہی نہیں یاؤں گا!"

وہ تکلیف سے بولا تھا۔!"

حمزہ. ایسے کیسے شمصیں موت کے منہ میں جاتے دیکھ لوں۔؟ بہت شوق ہے شمصیں مرنے کا؟
بہت شوق ہے مجھے اذیت دینے کا؟ کیوں نہیں سمجھتے ہو میری توسانسیں تمھارے ہونے سے
چل رہی ہیں!"حمزہ ایسا کرو پھر مجھے بھی مار دوتم. مجھے بھی نہیں جینا تمھارے بغیر!"وہ آنسو
صاف کرتے نرو مٹھے لہے میں بولی۔!"

وہ مسکرادیا۔"اورایک گہری نگاہ اسکے سرایے پر ڈالی۔"

یار.. "حمزه تم سے بہت محبت کرتاہے! "اور چاہتاہے تم حمزه کو بھول کراپنی نئ دنیابسالینا..
اسے میری آخری خواہش سمجھ لینایا تمھارے لئے وصیت! "وہ سنجیدگی سے بولا۔"
وہ تڑب گئی تھی۔!"

نهيں حمزه.. تم نهيں تو كوئى نهيں سوچنا بھى مت ايسا.. وه چلائى تھى۔"

میں تم سے بہت محبت کرتاہوں رانی . . کاش زندگی نے وفاکی ہوتی توشمصیں بتاتا . . "اسکی پ

آئھوں میں بے بسی تھی.. جینے کی آس تھی؟"

ن. نہیں حمزہ ایسانا کہو. وہ چیخی تھی۔ حمزہ کی سانسوں کی ڈوراسکود کیھتے ٹوٹی تھی۔" اسکی زندگی نے اس خاص موقعے پر بے وفائی کی تھی۔ ایک کہرام تھاجوا یمبولینس میں مچے چکا تھا۔ "وہ پہلے دن کی دلہن پہلے ہی دن بیوہ ہو گئی تھی۔" وہرات جس دن اسکے تمام خوابول نے تعبیر پانی تھی اس قدر بھیانک روپ دھار چکی تھی..

حمزہ کے کفن دفن کا نتظام ہو چکا تھا۔ فوزیہ بار بار بے ہوش ہور ہی تھیں۔"

وہ اسکے کفن پر سر رکھے بھوٹ بھوٹ کررور ہی تھی۔! "سرخ لباس پہنے وہ دلہن بنی اپنی بے بسی کاماتم کرر ہی تھی۔!"

اور وه سفید جادر گردن تک لئے د نیاجہان سے بے خبر تھا۔!"

اسکی چیخوں سے حویلی کے درود بوار لرزرہے تھے۔!"

دیکھاپہلے ہی دن اپنے شوہر کو کھا گئی کیسی برقسمت اور سبز قدم کھہری ہے لڑکی!"

عور توں کی سر گوشیاں اسے کسی ہتھوڑے کی مانندا پنے سرپر لگتی محسوس ہور ہی تھیں۔!''

حمزہ اٹھو۔ دیکھویہ سب مجھے کیا کہہ رہے ہیں۔ حمزہ میں مرجاؤں گی۔تم ہمیشہ میرے ساتھ ایسا

کرتے آئے ہو شمصیں میر ااحساس ہی نہیں ہے . . کاش میں شمصیں بتا پاتی کسی کی سانسوں میں

ساکراسے یوں تنہانہیں کیا کرتے ..!"وہ بہتے آنسوؤںاور گم صم وجود کے ساتھ اسکے سینے پر

سرر کھے ہولے ہولے بول رہی تھی۔!"اسکاوجود ہولے ہولے لرزر ہاتھا۔ضبط کی انتہا تھی!

لب ہلنا بند ہو چکے تھے جبکہ وجود کسی لاش کے ڈھیر کی ماننداس پر گراہوا تھا۔"

تایاجان جنازے کو اٹھانے کی خاطر آئے تھے۔اسکی حالت دیکھ کر سر پرہاتھ رکھ سکے تھے محض.."

محبت بھرالمس محسوس کرتے وہ ہوش میں آئی تھی۔"

تایاجان۔؟تایاجان انھیں اٹھائیں .. بتائیں کتناتڑ پر ہی ہوں میں اٹکے گئے۔ دیکھئے شادی کے پہلے دن ہی یہ مجھے اکیلا چھوڑ رہے ہیں کہیں تایاجان انہیں ..!"کیا کوئی اپنی نئی نویلی دلہن کے ساتھ ایسا کرتا ہے؟تایاجان انہیں بتائیں نئی نویلی دلہنوں کے اپنی زندگی کولے کر کتنے ارمان ہوتے ہیں مجھے وہ سب پورے کرنے ہیں!"وہ انکا باز وہلا کر بولی تھی۔!"

کیا کروں بیٹے.. شاید خدانے اتنی زندگی دے کر ہی بھیجا تھامیرے حمزہ کو.. "وہ سسک پڑے

تبھی جنازے کواٹھانے کے لئے لوگ بڑھے تھے۔ وہروتی ہوئی انکودور ہٹار ہی تھی اسکے حواس مکمل طور پر اسکاساتھ حجبوڑ جکیے تھے۔!"

رانی. بیٹے سمبھالوخود کو. وہ جاچکا ہے اب واپس نہیں آئے گا. جنازے کو دیر ہور ہی ہے. " تا پاجان نے اسے سمجھایا۔"

نہیں. تایاجان میں جانے نہیں دوں گی انہیں۔وہ سختی سے بولی تھی۔"اور حمزہ کو جھنجھوڑا تھا "ا

تم اٹھ رہے ہو کہ نہیں۔ ؟ حمزہ اگرتم نااٹھے تو میں بتار ہی ہوں تم سے ناراض ہو جاؤں گی۔وہ حکمیہ انداز میں دھونس بھرے لہجے میں بولی۔!"

تایاجان کے لئے اسکو سمجھالنامشکل ہو گیا تھا۔"

را بیل. لے جانے دوجنازے کو پہلے ہی کافی دیر ہو گئی ہے۔ تبھی نامانوس سی نسوانی آواز ابھری تھی۔"

اس نے مڑ کر دیکھا تھا جہاں ہاجرہ اسکو سمجھار ہی تھی۔"

تم کون ہوتی ہو مجھے بتانے والی۔؟ کوئی کہیں نہیں جارہاہے.. حمزہ تم نے تو مجھے منہ دکھائی کا تخفہ بھی نہیں دیا۔؟ اٹھود و مجھے ورنہ میں خفا ہو کر واپس چلی جاؤنگی.. وہ ایک بار پھر خفگی سے بولی تھی مگر مقابل خاموش تھا۔ "

تم جواب کیوں نہیں دیتے ہو۔؟اس نے دھاڑ کراسے جھنجھوڑا تھا۔"

ارے..ارے سمبھالوا س پاگل کو بیچارے کو ہلا کر رکھ دیاہے مرے کو تو بخش دو بی بی..!

"کسی نے نہایت بر تمیزی سے کہا تھا۔ وہ دھند لی آ تکھوں سے سارامنظر دیکھ رہی تھی جب کسی
نے اسک دھکیل کر اسکے جنازے سے دور کیا تھااور وہ کوئی اور نہیں حمزہ کی کزن تھی۔"

سبز قدم آتے ہی میرے حمزہ کی جان لے لی..!" وہ دھاڑی تھی۔ مگرا گلے ہی لیجے وہ پورے
قد کے ساتھ زمین بوس ہو چکی تھی۔!"لوگوں کوایک اور موضوع مل گیا تھاا گلے کچھ دنوں
کے لئے ا"

### 

وہ پہلے ہی دن کی دلہن،،اٹھتے ہی دوبارہ سے رونا شروع ہو چکی تھی۔ جس دن کا ایک لڑکی کو بہت انتظار ہوتا ہے وہ دن اسکے لئے بہت بھیانک ثابت ہوا تھا۔۔! "جس دن منہ دکھائی میں حمزہ سے ہمیشہ کاساتھ مانگناچاہاتھااس نے اسی منہ دکھائی میں اسے حمزہ کی جدائی ملی تھی۔"اسکے سارے خواب چکنا چور ہو چکے تھے۔"

وہ سرکے بال نوچتی اپنی حالت سے بیگانہ بلکل پاگل ہور ہی تھی۔"

فوزیدالگ اسکو کوسنے اور بدد عائیں دیتی نہیں تھک رہیں تھیں۔"

فاطمه خانم اورائکے در میان کتنی ہی ذاتی چیقلش ناسهی مگر وہ تعزیت کی خاطر ایکے ہاں ضرور آئی تھیں۔"

فوزیہ اپنے کمرے میں حزن وملال سے پر لہجے میں انکو تمام روادار بتار ہی تھیں۔!" تمھاری بہو کہاں ہے فوزیہ۔؟ مجھے اس سے بھی تعزیت کرنی ہے ظاہر ہے اتنا بڑا حادثہ اسکے ساتھ پیش آیا ہے.." فاطمہ ہمدر دی سے بولیں۔!"

کوئی بہو نہیں ہے میری۔ آتے ہی میرے جوان جہاں شہزادے جیسے بیٹے کو کھاگئ وہ۔۔وہ ہمچکیوں سے روناشر وع ہو چکی تھیں۔"

یہ جہالت ہے فوزید . کسی کی زندگی کا دار و مدار کسی کے سبز قدمی یاخوشقسمت ہونے سے نہیں ہوتا۔ زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے . . حمزہ اتنی ہی زندگی لکھوا کر آیا تھا۔ "
فاطمہ نے مصلحت آمیز لہجے میں انکو سمجھا ناچا ہاتھا۔ "
وہ جوا با خاموش ہو گئی تھیں۔ "

ارے کاش مجھے پتاہوتا کہ میر ابیٹااس دن مجھ سے بچھڑ جائے گاوقت کو وہیں روک لیتی کم از کم میر ابچیہ مجھ سے دور توناہوتا۔؟ وہ ایک بار پھر نثر وع ہو چکی تھیں۔"ہاجرہ بھی فاطمہ کے ساتھ تھی۔"

اچھامیں زرارا بیل بیٹی سے مل لول۔وہ چادر سمبھالتی کھڑی ہو گئیں اور ملازمہ کی معیت میں اسکے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔!"

در دازه کھول کروه جو نهی اندر آئیں جیران ره گئیں۔!"

آج کل موسم گرم ہور ہاتھا"ہوائیں سکوت زدہ ہو گئی تھیں۔اس وقت ہر طرف خاموشی کا راج تھا۔اس وقت سخت گرمی میں بھی وہ بغیر پیکھے کے سفید لباس میں گھٹرٹری سی بنی بیٹی تھی اا

را بیل بیٹا۔؟ وہ افسوس سے سر ہلا تیں اسکے قریب آئیں تھیں . اور ہولے سے اسکاشانہ ہلایا تھا \_!!

اس نے خالی خالی نظروں سے فاطمہ خانم کو دیکھا تھااور شکٹی باندھے دیکھتی رہی تھی۔" ہاجرہ نے بڑھ کر پنکھا جلادیا تھا۔"

بیٹے ایسے اتنی گرمی میں کیوں بیٹھی ہو۔؟ وہ محبت سے بولیں۔ انہیں حقیقتاً افسوس ہواتھاوہ بیٹے ایسے اتنی گرمی میں کیوں بیٹھی ہو۔ کم عمری میں بیوگی کی چادراوڑھ لیناسخت اذبیت ناک تھا۔ "گرمی۔؟ کونسی گرمی۔؟ مجھے تواب موسموں کا پتاہی نہیں چاتا۔ میری زندگی میں توہمیشہ کی لئے خزاں آگئی ہے۔ سب کہتے ہیں میں سبز قدم ہوں مگر ایسا کیوں آئٹی۔؟ کیا میں نے حمزہ کو

ماراتھا۔؟ میں بھی تواس سے عشق کرتی تھی نا۔؟ میں بھی تواسکی موت کے ساتھ ہی مرگئ نا ۔؟ پھرایسا کیوں۔؟ کیاکسی کی زندگی کاانحصار دوسرے کی خوشقسمتی پر ہوتاہے۔؟ وہ خالی خالی نظروں سے انکا چہرہ دیکھتے بولی تھی۔!"

بیٹا یہ تواس دنیا کی ریت ہے . . نہ کسی کوخوش دیکھنا ہے نہ رہنے دینا ہے۔ کم عمر میں بیوگی کی چاہد تواس دنیا کی نزدیک سبز قدمی ہے . . پتانہیں کب بید زمانہ آگے بڑھے گا یہ بات سمجھے گا کہ انسان کی زندگی موت صرف خدا کے ہاتھ میں ہے۔ "وہ اسکا سر تھیکتے ہولیں۔"

آنی سب کہہ رہے تھے اب میں بیوہ ہو گئی ہوں. وہ سر گھٹنوں پرر کھتے ہے تاثر کہیج میں بولی ۔ اا

فاطمہ خانم نے نظریں چرالیں تھیں۔ گہری سانس بھر کروہ کھڑی ہو گئیں۔"اور ہاجرہ کو دیکھا جوافسر دگی ہے اسکو دیکھ رہی تھی۔"

الله حمزه کو جنت میں جگہ دے اور شمصیں صبر دے .. وہ چادر کا پلو تھا متے سنجید گی سے بولیں۔" صبر تواب زندگی سے رخصت ہی ہو گیا ہے . . اب کس کس پر صبر کروں . .!"وہ استہزایہ ہنسی ہنس کر بولی۔"

وہ بنا کچھ بولے ہاجرہ کو لئے نکل گئیں جبکہ وہ ایک طرف رکھی حمزہ کی تصویر کو تھام چکی تھی اور ہولے ہولے اسکی تصویر پر ہاتھ بھیر رہی تھی۔ کئی آنسوٹپٹپ اسکی تصویر پر گررہے تھے ۔!! بہت جلدی تھی ناجانے کی . . سوچا بھی نہیں کہ تمھاری رانی مرجائے گی۔وہ سسک دی تھی ۔!"

### 

وہ کا فی دنوں بعد کمرے سے باہر آیا تھا۔ ہلکی ہلکی بڑھی ہوئی شیونا مناسب حلیہ بکھرے ہوئے بال رف سے کیڑوں میں بھی وہ و جاہت کا پیکرلگ رہاتھا۔"

وه ہال میں چلاآ یاجہاں فاطمہ خانم اور ہاجرہ بیٹھی باتیں کررہی تھیں۔"

السلام عليكم..اس نے بيك وقت دونوں كوسلام كيا۔"

وعلیکم السلام. خیریت ہے مجنول کیول بنے پھر رہے ہو۔؟ ہاجرہ نے مسکراتے ہوئے اسکے حلیے پر چوٹ کی۔!"

یچھ نہیں آ پا۔بس یو نہی طبیعت یچھ خراب تھی تبھی دل نہیں چاہا۔وہ مسکراتے ہوئے تخت پر حابیٹھا۔"

فاطمه کافی افسر ده لگ رہی تھیں۔۔ کیا ہوا خانم آپ اداس لگ رہی ہیں۔؟ وہ پریشانی سے بولا ۔ "

بات ہی ایسی ہے. آج دل کٹ کررہ گیامیر ا. کیسے بچی رور ہی تھی۔؟" فاطمہ خانم پان کی گلوری منہ میں رکھتے گہرے د کھ سے بولیں۔"

ہوں سہی کہی رہی ہیں خانم . بیچاری ساس بھی تواس وقت اسکاساتھ دینے سے انکاری ہیں۔"

ہاجرہ نے بھی افسوس کیا۔"

خواتین. کیا کوئی مجھے بھی اس بابت بتانا پیند کرے گا۔؟ وہ چڑ کر بولا۔"

یوسف رضا کابیٹا حمزہ جانتے ہی ہونا سے۔؟ خانم نے تجسس پھیلا یا تھا۔ اسکادل تیزی سے دھڑکا تھا۔ ا

جی مال . . ؟ وه تیزی سے بولا۔"

کل رات نامعلوم لوگوں نے اس پر فائر نگ کی تھی جس کی وجہ سے بیچار ہے کا انتقال ہو گیا نا

پوچپود لہن بیچاری کا کیسا حال تھارور و کر کہیں جارہی تھی بیچاری لائے ہی تو گئی تھی پہلے ہی دن
سہاگ اجڑ گیا۔ "خانم نے افسوس سے کہا جبکہ وہ حیران رہ گیا تھا۔"
واقعی بہت افسوس کی بات ہے ایسا کیسے ہو گیا۔ ؟ وہ افسوس سے بولا۔!"
بس بیٹا جانے کس کی نظر لگ گئی۔ ہاجرہ بتارہی تھی دونوں بہت خوش تھے شادی کی رات۔
جانے کن کی نظر لگ گئی . . خانم کا افسوس کم ہونے میں نہیں آرہا تھا۔!"
ماں تو کیا آپ وہاں گئیں نہیں ؟ وہ سوالیہ انداز میں بولا۔"

لومیں کیوں ناجاتی؟ محبت کانہ سہی انسانیت کا تعلق تو تھاہی نامیر اان سے؟ خانم برامان گئیں تھیں۔

ارے سوری میری ماں. میں توویسے ہی پوچھ رہاتھا۔وہ مسکرا کر بولا۔!" اچھابس اب زیادہ مکھن لگانے کی ضرورت نہیں!"خانم نے اسے ہلکا ساد ھمو کہ جڑا تھا۔!" وه ہنس دیا تھا جبکہ دل اداس ہو گیا تھارا بیل کی خاطر . . کیسے اسکا ہنستا بستا گھرا یک ہی دن میں اجڑ گیا۔!"

#### 

دن پرلگاتے اڑتے جارہے تھے۔ تایاجان اپنے کمرے میں قید تھے تو تائی جان نے اسے ایک کمرے میں قید کر کے رکھ دیا تھا۔ انکے خیال سے وہی انکے بیٹے کی قاتل تھی جوبے قصور ہوتے ہوئے بھی قصور وارٹر ہرائی گئی تھی۔! "صبح کھانے کے بعد اسے شام جاکر ملتا..اس دوران وہ بھو کی گفٹوں یا توروتی رہتی یا پھر نڈھال پڑی سوتی رہتی۔ فوزیہ بلکل سنگ دل ہو چکی تھیں۔ تایا جان کو خبر تک نہ تھی کہ انکے لاڈلے بھائی کی نشانی اس وقت کس حالت میں ہے.. وہ خود بیار ہوئے بستر سے لگے تھے۔! "انکی کمرٹوٹ گئی تھی۔۔۔جوان بیٹے کی موت نے انہیں نڈھال کردیا تھا۔

ہر وقت را بیل سفید سوٹ میں ملبوس رہتی۔میک اپ سے پاک چہرہ حزن وملال سے پر چہرہ۔ کوئی بھی اسے را بیل ماننے کو تیار ناتھا۔"

آج کتنے دنوں بعد سلطانہ اسکے کمرے میں آئی تھی۔!"

را بیل بی بی۔؟اس نے را بیل کو بِکاراجو کھڑ کی کے بارد یکھنے میں مصروف تھی۔وہ گم صم سی پلٹی۔"

بڑی بی نے کہاہے آپکو تیار کر دوں آج چہلم ہے چھوٹے صاحب کا۔! وہ سر جھکائے بولی۔"

چہلم. ؟ کیاوقت اتنی جلدی بیت گیاتھاوہ جو کل تک سمجھ رہی تھی وہ جی نہیں پائے گی کیسے حمزہ کے بغیر جی لی تھی ؟

سلطانہ نے مزیداس سے بچھ کہے بغیراسکے کپڑے الماری سے نکالے۔

بی بی آپ منہ ہاتھ دھولیں تب تک میں آپکو کیڑے استری کردیتی ہوں۔وہ سنجیرگی سے بولی

"\_

وه بناچوں چراکئے اندر چلی گئی اور کچھ دیر بعد آئی توسلطانہ اسی کا انتظار کررہی تھی۔"

اسکے آتے ہی سلطانہ نے کپڑے اسکو دئے۔وہ کسی روبوٹ کی مانند وانثر وم میں بڑھ گئے۔''

واپس آئی توسلطانہ نے مہینے پہلے کی بند ھی چوٹی کو کھول کر دوبارہ سے تازہ چوٹی باند ھی تھی۔

اور سہی سے سفیدریشمی دویٹہ اسکواوڑھادیا تھا۔''

وہ گم صم سلطانہ کی بات پر عمل کرر ہی تھی۔ بی بی اب آپ کچھ کھالیں۔

اس نے کھانے کی ٹرے اسکے سامنے ٹرخاتے کہا۔"

مجھے نہیں کھانا۔ وہ پہلی باراس سے مخاطب ہوئی تھی۔

بی بی کھالیں رات سے بھو کی ہیں آپ۔سلطانہ ہمدر دی سے بولی۔"

اب تو بھوک بیاس سب ختم ہو گئی ہے سلطانہ وہ شخص اپنے ساتھ میری تمام خوشیاں بھی لے

گیااب تویاد بھی نہی رہتا کہ کچھ کھایا بھی تھا کہ نہیں۔؟

وه د و باره سے سسک دی تھی۔"

بی بی جانے والا تو چلا گیا کیوں خود کواذیت دینی اسکویاد کر کے۔؟

تم طهیک کهتی هو سلطانه..وهاک سرد آه بھرتی کھڑی ہو گئی اور باہر نکل گئی جبکه سلطانه افسوس سے اسکی پشت تکتی رہ گئی تھی۔!"

وہ را بیل سے ملنے جار ہاتھا حمزہ کی تعزیت کرنے.. تیار ہو کروہ باہر نکل آیااور پیدل ہی حویلی حانے والے راستے کی جانب بڑھ گیا۔

مگروہ اسے باغ میں رکھی ایک کرسی پر بیٹھی دکھائی دے دی۔وہ گم صم سی پھولوں کودیکھر ہی تھی۔ نظریں تو پھولوں پر تھیں البتہ سوچیں جانے کہاں تھیں کہ اسے زائر کے آنے کی خبر نہیں ہوسکتی تھی۔"

وہ ہولے سے اسکے سامنے والی کرسی پر جابیٹھا۔"

را بیل۔؟ جانے کتنے د نوں بعداس نے اپنانام سنا تھاور نہان مہینوں میں وہ بھول گئی تھی کہ اسکا نام کیاہے؟"

اس نے خالی خالی نظریں اٹھا کر اسکو دیکھا۔ اسکی چوٹی میں بند ھے بال بکھرے ہوئے تھے۔
کہیں کہیں لٹیں چہرے پر بکھری ہوئی تھیں۔ جبکہ سادہ ساچہرہ زر دہور ہاتھا۔"
را بیل . میں نہیں جانتا کس طرح تم سے تعزیت کروں . کیا کہوں کس طرح شمصیں تسلی
دوں کیونکہ میرے الفاظ محض الفاظ ہیں ہے تمھاری اذبیت کو کسی طور کم نہیں کر سکتے جواذبیت
اس وقت تم برداشت کررہی ہووہ ہم سب محسوس نہیں کر پارہے۔ مگرا تناہی کہوں گا جانے

والول کے ساتھ جایا نہیں جاتا. ایک دن سب کوہی جانا ہے سب کاہی ایک دن مقرر ہے..وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔وہ سسک دی تھی۔"

مگرا تنی جلدی؟ ابھی تو کئی خواب بھیل کو پہنچنے تھے ابھی تو کئی وعدوں نے پوراہو ناتھا۔ "وہ شدت جذبات سے پھوٹ کورودی تھی۔"

اوپر کھڑیں فوزیہ نے اسے میر زائر شاہ سے بات کرتے دیکھا تھا۔ وہ غصے سے ہانپتیں یوسف رضاکے یاس آئی تھیں جو آج کتنے دنوں بعد باہر نکلنے لگے تھے۔"

دیکھاآپ نے اپنی پیاری جمجیتی کو؟ جمعہ جمعہ آٹھ دن ہوئے نہیں اور اس نے نئے رشتے بنانے شروع کر دیئے۔ "وہ چیخی تھیں۔"

کیامطلب ہے تمھارا؟ وہ جیران ہوئے تھے۔ چلئے میرے ساتھ. . وہ شدت جذبات سے انکی آنکھوں سے آنسو بہنا شروع ہو چکے تھے۔

یوسف رضایریشان سے انکے ساتھ نیچے آئے تھے جہاں را بیل رور ہی تھی جبکہ زائر اسکو تسلی دے رہاتھا۔ لمحوں میں ساری بات انکو سمجھ آچکی تھی۔"

انہوں نے کچھ بولناچاہاتھا مگر فوزیہ نے انہیں روک دیا تھااور را بیل کی طرف بڑھی تھیں۔"
اسکا باز و جھٹکے سے بکڑ کراسے کھڑا کیا تھا۔" گھٹیا بد کر دار عورت کچھ تواپنے بیوہ ہونے کا
احساس کرناچاہئے تھا کچھ تو شرم ہونی چاہئے تھی شوہر کو کھا گئی اس کے مرتے ہی اپنی نئی زندگی
بسانے کی فکریڑ گئی شمصیں ؟ فوزیہ جلار ہی تھیں۔۔

ن. نہیں تائی جان خدا کی قسم . اس نے بولنا چاہاتھا۔ "گر فوزیہ کے زنائے دار تھیڑنے اسے مزید بولنا چاہاتھا۔ "گر فوزیہ کے زنائے دار تھیڑنے اسے مزید بولنے سے روک دیا تھا۔ "اپنی جھوٹی زبان سے خدا کی پاک قسم مت کھانا . فوزیہ خود بھی رودیں تھیں۔ انہیں جو نظر آرہا تھا وہ سخت نکلیف دے رہا تھا انہیں . ارے نبھانے والے تو نبھا جاتے ہیں تم نے تو میرے حزہ کی محبت کو بھی خاطر میں نہ لیا. "

"جسٹ شٹ اپ. آپ کیسے کسی پاکباز لڑکی پر تہمت لگاسکتی ہیں ؟ شرم آپ کریں اگر آپکابیٹا مراہے تواسکا بھی شوہر مراہے . . زائر سے مزید برداشت کرنامحال ہو گیا تھا تبھی وہ انتہائی بدتمیزی سے بولا تھا۔ "

را بیل نے تھیڑ سے اسے خاموش کروادیا تھا۔ دفع ہو جاؤیہاں سے تم یہ ہمار امعاملہ ہے تم پیج میں مت بڑو. . وہ روتے ہوئے اسکود ھکیلتے بولی۔ "

را بیل. بیاوگ تم پر ظلم کرتے ہیں تم میر ہے ساتھ چلو. وہ نفی میں سر ہلا کر بولا۔" بکواس بند کرو. دفع ہو جاؤیہاں سے . وہ سختی سے بولی تھی۔وہ چند کمجے اسے دیکھتار ہاتھا پھر بچھے دل سے وہاں سے نکل گیا تھا۔"

تم نے تو میرے مرے بیٹے کا خیال نہ کیارا بیل. کرسی پر بیٹے کر فوزیہ سسک دیں۔ "
تائی جان میر ایقین کریں ایسا کچھ نہیں جو آپکود کھائی دیاہے.. وہ پھر سے اپنی صفائی میں بولی تھی
۔ مجھے کچھ نہیں سننا چلی جاؤیہاں سے را بیل.. وہ آنسو صاف کرتے بولیں تھیں۔ "وہ روتی
ہوئی ایک طرف سے نکلتی چلی گئی۔ "فوزیہ وہ سچی تھی تم نے کیوں اتنی بڑی تہمت لگادی اس
پر ؟ یوسف رضا افسوس سے بولے۔ "حقیقت تھی وہ یوسف مجھے سلطانہ نے بھی بتایا تھا اسکامیر

زائر سے ملناہو تار ہتاہے مگر میں نے نظرانداز کیا مگر آج مجھے یقین ہو گیا..وہروتے ہوئے ایک نیا نکشاف کر گئیں تھیں جس پریوسف رضا بلکل ٹوٹ سے گئے تھے۔!"

وہ تین دن بعد یوسف رضائے کمرے میں موجود تھی۔ یوسف رضاخاموش لیٹے تھے۔

تا یا جان میں واپس فار کس جانا چاہتی ہوں۔ سر جھ کائے وہ سنجیدگی سے بولی۔"

کیوں؟ وہ سنجیر گی سے بولے۔"

کیونکہ اب میر ایہاں کوئی کام نہیں۔ تایاجان ایسالگتاہے حمزہ کے بعد تمام رشتے اس گھرسے ٹوٹ گئے ہیں۔ قسم کھاتی ہوں تایاجان میر امیر زائر سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے وہ تو محض مجھ سے حمزہ کی تعزیت کرنے آیا تھا۔ وہ سسکتے ہوئے بولی تھی۔"

را بیل میں نے تم سے کوئی صفائی نہیں مانگی .. میں جانتا ہوں مگر تم واپس مت جاؤ .. وہ سر جھکائے بولے .. نہیں تا یا جان یہاں کے لوگوں کی میر سے بار سے میں سر گوشیاں تائی جان کی فرت نے بولی نفرت نے مجھے یہاں سے جانے پر مجبور کر دیا ہے مجھے جانے دیں .. وہ آنسو صاف کرتے بولی نفرت نے مجھے بانے دیں .. وہ آنسو صاف کرتے بولی

ٹھیک ہے جیسے تمھاری مرضی را بیل . انہوں نے بات ختم کر دی تھی۔وہ کچھ غلط بھی نہیں تھی۔"

تمام پیکنگ کرنے کے بعد وہ نیچے جانے گی تھی جب اسکے قدم حمزہ کے کمرے کے سامنے سے گزرتے رکے سے۔ "اس نے نم آنکھوں سے گردن موڑ کراسکا کمرہ دیکھا تھااور بیگ وہیں رکھ کراسکے کمرے میں چلی آئی تھی۔ ہر چیز ویسے ہی اپنی جگہ پر پڑی تھی۔ ہیڈ مر جھائے ہوئی گلاب کی پیتوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ جبکہ گلاب کے پھولوں کی کئی لڑیاں لئگ رہی تھیں۔ اس نے ڈبڑ بائی آنکھوں سے ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی اسکی ہنستی مسکر اتی تصویر کو دیکھا تھا پھر پلٹ کر مر جھائی ہوئی پیتوں کو مسل کرر کھ دیا تھا بلکل ایسے جیسے اسکی ذات چور چور ہوگئی تھی۔ پیتوں کو مسل کرر کھ دیا تھا بلکل ایسے جیسے اسکی ذات چور چور ہوگئی تھی۔ اس نے لئلتی بیلوں کو تھیج کر انارا تھا۔ "

کوں کیااللہ آپ نے ایسا؟ کیوں؟ آخر میری قسمت اتن بدترین کیوں بنائی؟ خوداذیتی کی انتہا تھی۔ "آنسوصاف کرتی وہ الماری تک آئی اور الماری کے پیٹ کھول کر اسکے نفاست سے ہینگ کئے گئے کپڑوں کو دیکھنے گئی . . آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر چسکتے جارہے تھے . . ! "

اس نے حمزہ کے لئے ہوئے مہندی کے سوٹ کو آٹکھوں سے لگایا تھا۔ جس میں حمزہ کی خوشبو کھری ہوئی تھی۔ "

بھری ہوئی تھی۔ سوٹ کو آٹکھوں سے لگائے وہ سسک رہی تھی۔ "

حمزہ آ جاؤناوا پس دیکھو تمھاری را بیل کتنی اکیلی ہوگئی ہے . . ! " تبھی اسکی نگاہ حمزہ کی ڈائری پر گئی گئی ۔ ! " تبھی اسکی نگاہ حمزہ کی ڈائری پر گئی گئی ۔ ! " قائری کا در میانہ صفحہ ہوا کے زور پر کھلاتھا۔ "

ڈائری کادر میانہ صفحہ ہوا کے زور پر کھلاتھا۔ "

ڈائری کادر میانہ صفحہ ہوا کے زور پر کھلاتھا۔ "

وہ دن جس دن وہ دونوں شاپنگ پر گئے تھے۔" را بیل..!" کتناخو بصورت نام ہے نا بلکل اسکی طرح!

آج کادن میر احسین ترین دن تھااور وہ لمحات جواسکے ساتھ گزر ہے زندگی کے خوبصورت ترین لمحات تھے۔ محبوب کے ساتھ گزراہواوقت کس قدر حسین ہوتا ہے اسکااحساس آج مجھے ہواجب میں نے اپناوقت اسکے ساتھ گزارا. اسکوشکوہ ہے کہ میں اس سے محبت نہیں کرتا اسکو نظر انداز کرتاہوں مگروہ نہیں جانتی میر ہے تودن کا آغاز اور دن کی تحمیل اسکود کھے بغیر نہیں ہوتی ۔ وہ کیا جانے بچپن سے لے کر آج تک کتناانظار کیا ہے میں نے اسکا ۔ بل پل اسکو یا دکیا ہے اسکاانظار کیا ہے ۔ میں اسے بتاناچا ہتا تھا مگر … کچھ ہی تودن ہیں ہمارے ایک ہونے میں اس کے بعد بتاؤں گا کتنی شدت سے چاہا ہے میں میں اس کے بعد بتاؤں گا کتنی شدت سے چاہا ہے میں فیا سے انظار کیا ہے میں نے اسکا کتنی شدت سے چاہا ہے میں فیا ہے۔

حمزه

وہ ڈائری کو چہرے سے لگائے رودی. کیوں حمزہ بتایا تو ہوتا مجھے اتنی محبت کرتے ہوسب جھوڑ چھوڑ جھاڑ کر آجاتی تمھاری ایک پکارپر.. کاش.!

اگلے صفحے پر مہندی کی تاریخ درج تھی.."

کتنی خوش تھی آج وہ.. باوجود کوشش کے آج میں اسے چومنے سے خود کو باز نہیں رکھ پایا.. پتا نہیں محبت میں انسان اتنا مجبور کیوں ہو جاتا ہے.. میں بہت خوش ہوں کل کے دن وہ میری ہو جائے گی.. کل وہ دن ہے جس کا مجھے شدت سے انتظار ہے.. "مگر... ایک خوف ہے ایک ڈر ہے جو میر سے اندر پنج گاڑے ہوئے ہے.. میری جاب..! جس کی وجہ سے میں خو فنر دہ ہونے اللہ واللہ میں اسکو کھودوں گا..

میں بہت پریشان تھا مگراسکی مسکراہٹ نے سب بھلاد یاہر ٹینشن ہر فکرسے آزاد کر دیا. بس میری دعاہے اللہ ہماری جوڑی کو نظر بدسے بچائے اور ہمیں ہمیشہ کے لئے ایک کر دے! اوراس دن کوایک یادگار دن بنادے! آخری جملہ اس نے مسکراتے ہوئے تحریر کیا تھا.." آنسوؤ کاسیلاب اسکی آئکھوں سے بھوٹ پڑا تھا.. وہ کتنی دیرروتی رہی تھی. یادگار ہی تو بن گیا یہ دن حمزہ۔جو نہی اندر کا غبار دھوال بن کر غائب ہوا تھاوہ ڈائری سینے سے لگائے واپس پلٹ گئی تھی۔

# 

وه آج کافی د نوں بعد تیار ہواتھا۔!"

مو نگیاں رنگ کا کر تاشلوار اور بلیک شال کندھوں کے گرد پیٹے وہ باہر جانے کو تیار تھاجب اسکا

خاص ملازم دوڑا ہوا بنادستک دیۓ اسکے کمرے میں داخل ہو گیا تھا۔''

یہ سب کیا ہے خان؟ جبکہ شمصیں معلوم ہے کہ مجھے کسی کامیر سے کمرے میں ایسے داخلہ نابسند ہے؟ وہ سختی سے بولا تھاالبتہ آ واز دھیمی رکھی تھی۔"

شاہ ایسی بات بتانے آیا ہوں آپکو جس کو سن کر آپ پریشان ہو جائیں گے۔خان نے اپنی طرف سے تجسس پھیلا ہاتھا۔"

کو نسی بات؟ وه وا قعی پریشان هو گیاتها"

یمی کہ را بیل بی بی آج شام کی فلائیٹ سے واپس فار کس جار ہی ہیں۔اس نے حقیقتاً زائر کو پریشان کر دیا تھا۔"

اوریہ بات تم مجھے اب بتارہے ہو؟ وہ سختی سے بولا تھا۔"

ا چھا جاؤڈرا ئیور سے کہو گاڑی نکالے . . وہ سر جھٹکتا باہر بڑھااور کال کرکے فلائٹ کاوقت پو چھا جو چھ بچے کا تھا یعنی وہ ٹھیک ایک گھنے بعد واپس جار ہی تھی۔"

وه جیب میں جابیٹا۔ پوراراستہ اسکا عجیب سی کشکش میں گزراتھا۔ "

ایئر پورٹ چہنچتے ہی وہ ہے تابی سے را بیل کا انتظار کرنے لگا تھاجو غالباً اب تک نہیں آئی تھی۔! وہ اد هر سے اد هر چکر لگاتا پریشان سا گھوم رہا تھا۔؟"

زائر شاه بی بی آر ہی ہیں . . خان نے اسکا کندھاہلا کر کہا۔"

اس نے فورا بے تابی سے مڑ کر دیکھا جہاں وہ سفیدٹی شرٹ اور ریڈیلاز و پہنے اپنے بھورے بالوں کو پہنت پر بکھرائے گلاسز لگائے وہ اپناسامان گھسیٹتی ہوئی آرہی تھی۔"

وہ تیزی سے اسکی طرف بڑھا۔ را بیل ہر چیز سے بے گانہ چلی جارہی تھی یا شاید اسکی موجودگی کو جھٹلار ہی تھی۔ "

را بیل میری بات سنو؟ وہ تڑپ کراسکے سامنے آیا تھااسکی آنکھوں میں اپنے لئے اجنبیت اسے گوارہ کہاں تھی۔

را بیل سختی سے اسکو گھور رہی تھی۔

تم هارا مقصد تو پورا ہو گیااب کیوں میری زندگی برباد کرنے پر تلے ہوتم مسٹر زائر شاہ؟ وہ سختی سے بولی تھی۔"

کیامطلب ہے تمھارا؟ کونسامقصد؟ وہ حیرانگی سے بولا تھا۔"اسکی شہدانگیز نگاہوں میں حیرت ہلکورے لے رہی تھی۔"

شمصیں کیالگتاہے کہ میں پاگل ہوں؟ کیامیں نہیں جانتی میرے حمزہ کا قاتل کون ہے؟ اگر میں نے کسی کو نہیں بتایاتواسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ مجھے معلوم ہی نہیں کہ میرے حمزہ کا قاتل کوئی اور نہیں زائر شاہ ہے! وہ ہلکی آ واز میں چیخی تھی۔"

کچھ دیر کو جیرا نگی اسکی آنکھوں میں اچھلی تھی پھر فورامعدوم ہو گئی تھی۔

ہاں ہو گیا پورامیر امقصد کیو نکہ بھلامیں شمصیں کسی اور کا ہوتے کیوں دیکھوں؟وہ شانے اچکا کر بولا۔''

گھٹیاترین انسان ہوتم.. شمصیں اگراییالگتاہے کہ تم اس طرح کی گھٹیا اور پہت حرکت کرکے میرے دل میں جگہ بنا پاؤگے تو یہ تم ھاری خوش فہمی کے سوا پچھ بھی نہیں ہے۔ بلکہ تم نے میرے دل میں اپنی مزید نفرت پیدا کردی ہے.. اگر تم میرے دل کو کرچی کرچی کرے بھی تنہ میں میری صرف حمزہ لکھا ہوا نظر آئے گاکیو نکہ میرے دل میں میری سانسوں میں میری ہر خوشی میں میری آئے گھوں میں صرف اور صرف میر احمزہ بستا ہے.. "وہ اسکا کالر پکڑے بلکی آواز میں غرار ہی تھی وہ اسکی آئکھیں نہیں دیچھ پار ہاتھا۔"
اسکا کا کی کھوں سے نگلتے آنسوز ائر کوبے چین کرگئے تھے!

واپس مت جاؤرانی . . وه اسکے ہاتھ تھام کراذیت سے بولا۔"

بکواس بند کروتم. میں تمھاری مزید شکل دیکھنا گوارہ نہیں کرتی . . جھٹکے سے اسے دور ہٹاتی وہ آگے بڑھ گئی۔ فلائٹ کی اناؤنسمنٹ ہو چکی تھی۔ "

وہ بھیگی آئکھوں سے اس شہر اس ملک اور اپنے حمز ہ کوالو داع کر کے جار ہی تھی۔"

میں جارہی ہوں حمزہ اس ملک کو حجھوڑ کر اس شہر کو حجھوڑ کر کیو نکہ میں تمھارے قاتل کے شہر

میں نہیں رہ سکتی۔ تم میرے دل میں آج بھی ہواور کل بھی رہوگے کوئی شمصیں میرے دل

سے نکال نہیں پائے گا . روتی آئکھوں سے عہد کرتی وہ پلین میں چلی گئی تھی جبکہ زائر شاہ

د ھندلی آئکھوں سے اسکو جاتاد کیھر ہاتھا لکاخت وہ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا تھا۔ آتے جاتے

لوگ اسکودیکھرہے تھے۔"

شاہ اٹھے سب لوگ دیکھ رہے ہیں . . خان نے اسکو سمجھا یا جورور ہاتھا۔ "

پلیز شاه..اس نے بمشکل ہی زائر شاہ کو سمجھا بجھا کر کھڑا کیا تھا..''

## 

فار کس میں پہلی صبح کی خوشآمدید.! وہ فار کس آتے ہی اپنے کا ٹیج میں آگئی تھی جہاں کچھ د نوں کے لئے اسکی سہیلی رہ رہی تھی۔"

وہ محض مسکرادی۔! "رابی غالباًتم نے کہاتھا کہ تم اب مجھی واپس نہیں آؤگی؟ جی کااچھنے سے گویاہوئی"

مجھے تو یہبیں واپس لوٹنا تھا جیزیکا. . وہ عجیب سے انداز میں بولی . " جبکہ وہ جیران تھی۔ کیسی باتیں کررہی ہورانی ؟

ہاں جیزی. مت یو جھوان تین مہینوں میں میرے ساتھ کیا کیا ہو گیاہے . ان تین مہینوں نے میری زندگی بدل کرر کھ دی ہے. . "نم آ تکھوں سے کہتی وہ تکیے سے سرٹ کا گئے۔ " تم کچھ بتاؤگی ہوا کیاہے؟ تمھاری توشادی بھی ہور ہی تھی نا؟اسکود و بارہ سے یاد آیا تھا۔" ہاں جیزی . .میری شادی بھی ہو گئی تھی مگر عین وقت پراس نے بے وفائی کی تھی مجھ سے وہ مجھے جھوڑ کر دور جلا گیاواپس ناآنے کے لئے۔" تم مجھے کچھ ٹھیک سے بتاؤگی ؟ جیزی تنگ آگئ تھی۔ ا تب اس نے د هیرے د هیرے سب بتادیا تھا جبکہ جیزی حیران رہ گئی تھی۔ اوہ سوسیڈ. کتنا براہواہے تمھارے ساتھ. . مگرتم نے اس شخص کوایسے ہی کیوں چھوڑ دیا رانی؟ بدله لیتی اس ہے؟ جیزی نے تنک کر کہا تھا۔" کسے جیزی؟ بہت مشکل ہے یہ سب کرنا. کسی ایسے کی قربت برداشت کرناجس سے آپ نے یے تحاشہ نفرت کی ہو. . وہ سسکتے ہوئے بولی۔ تبھی باہر نیز موسلادھار بارش پر سناشر وع ہوچکی تھی۔"

یهاں کاموسم ایساہی تھا کبھی دھوپ نکل آتی تو کبھی یک دم ہی بارش برسناشر وع ہو جاتی . . زیادہ تریہاں پر بارش ہی ہوتی رہتی تھی پھر چاہے وہ رم جھم ہویا تیز بارش . . "وہ دونوں چو نکی تھیں۔"

ا چھاتم میری بات سنو. . جیزی نے اسے اپنے قریب بلایا تھا. "

### 

زائر کی طبیعت کافی حد تک بگر گئی تھی۔اسے واپس آتے ہی سخت حرارت نے گیر لیا تھا۔"
وہ مسلسل زیر لب رائی .. رائی پکارار ہاتھا۔ خانم کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھیں۔"
وہ کب سے اس پر دعائیں بھونک رہی تھیں . ۔ ڈاکٹر بھی آکر دوائیاں دے گیا تھا مگر کوئی افاقہ نہیں پہنچا تھا۔"

خان اندر دوائیوں کی شاپر لئے داخل ہوا۔خان اندر آؤ. جو نہی اس نے کمرے کے اندر قدم رکھا خانم نے اسکو پکار اتھا۔''

جی خانم . . وہ سر جھ کائے بوچھ رہا تھا۔"

یہ زائر کوایک دم کیا ہواہے؟ کل تک تو ٹھیک تھاایک دم سے اسے بخار کیوں کر ہوا؟ وہ اسکو جانچتے ہوئے تھہر کھم کر بولیں۔"

پتانہیں بی بی. کل رات واپسی پر انہیں اپنے کسی دوست کے انتقال کی خبر ملی تھی تب سے یو نہی پریشان ہو گئے تھے کافی قریبی دوست تھا۔اس نے نہایت صفائی سے حجموٹ بولا تھا۔

ا گلے ایک ہفتے تک وہ گھر میں ہی پڑی رہی تھی نا کہیں جاناناکسی سے ملنا.. جیزی بھی اسی کے پاس تھی اس دن سے۔ پاس تھی اس دن سے۔ جیزی کے کافی سمجھانے کے بعد آج وہ اسکے ساتھ نچ پر جانے کے لئے آمادہ ہوئی تھی۔!" چنیں دی ن سر الک کی دائن الاس نے ٹیٹر شروں ماک مان دیمیں کی دیران گ

تخ سر دی نے اسے ہلا کرر کھ دیا تھا۔"اس نے ریڈٹی شرٹ اور بلیک پلاز و پہن کراوپر لانگ کوٹ پہن لیا تھا۔!"اور اپنابیگ لے کر جیزی کے ساتھ باہر نکل آئی تھی۔"

انکے گھر سے کچھ فاصلے پر ہی تھاساحل . المذاوہ پیدل ہی جار ہی تھیں۔" وہ دونوں ہاتھ کوٹ کی جیبوں میں دئے بے زاری سے چلتی جار ہی تھی۔"

دل بلکل نہیں چاہ رہاتھا کہیں بھی جانے کا مگر جیزی کی خاطر وہ مان چکی تھی،"
تبھی دور سے اسے ساحل نظر آیا تھاوہ قریب پہنچ چکی تھیں۔ساحل پرلوگ ناہونے کے برابر تھاوہ نے ساتھ ہی گھنا جنگل تھا۔ پہاڑ ہر واور کئ در ختوں تھاویسے بھی آج بزی ڈھے ہوئے جبکہ لہریں خشکی تک آگ واپس دم توڑ جا تیں۔ جیزی توخوشی خوشی بانی کی طرف بڑھ گئی جبکہ وہ ایک طرف بیے درخت کی لکڑی پر جا بیٹھی۔"

اوراسکو دیکھنے لگی۔ "کتنی مکمل اور خوبصورت زندگی ہے جیزی کی نا. .

کاش میری بھی ایسی ہوتی ہر فکر پریشانی سے آزاد . . کاش حمزہ تم میرے ہوتے نامیرے دل میں تمھارے لئے کچھ ہوتا۔ ''

آنسولڑھک کراسکے گال پر نشان بناناغائب ہو گیاتھا۔ "ساحل کا پانی سورج کی روشنی میں ہاکا سرخ لگ رہاتھا جبکہ آنے والی لہریں جھلملاتی ہوئی آئیں پھر رخ موڑ کر پلٹ جائیں۔!"
تم بھی یو نہی میری زندگی میں آکر پلٹ گئے۔ وہ دھیرے سے بولی تھی۔"
رانی.. آؤنایاریہاں آکر ہی بیٹھنا تھا تو میں اکیلی ہی آجاتی ؟ جیزی سخت شگ آگئ تھی اسکی عدمد کچیسی ہے۔"

میر ادل نہیں کررہا جیزی. وہ سرہا تھوں میں تھام کر بولی۔وہ سب جھوڑ آئی تھی مگر خود وہیں رہ گئی تھی۔"

ہر لمحہ حمزہ کا مسکراتا چہرہ اسکی نظروں کے سامنے آتا اور وہ اور بھی شدت سے رودیت۔"

اس طرح کرنے سے بچھ نہیں ہوگارا بی سوائے اسکے کہ تم. خودایک زندہ لاش بن جاؤگی۔ جو شخص چپلا گیااسکی یاد میں کیوں رونا؟ تمھارے رونے سے اسے تکلیف ہوتی ہوگی اسکی روح بے چین ہوتی ہوگی سمجھا کرو! جیزی نے اپنے طور اسے سمجھا یا تھا۔"
جیزی . اسے مارا گیا ہے یہ احساس مجھے ہر لمحہ بچھوکی طرح ڈنگ مارتا ہے صرف میری وجہ جیزی . اسے بیاں ہوں اسکی . وہ رودی تھی۔"

جیزی خاموشی سے اسکوروتے دیکھ رہی تھی۔"

تم خودایساسوچ رہی ہو حقیقت میں وہ اتنی ہی زندگی لایا تھا۔ جیزی نے سنجیدگی سے کہا تھا۔ "
کچھ دیر تک وہ اسے سمجھاتی رہی تھی پھر وہ دونوں کھڑی ہو گئی تھیں۔ سورج غروب ہونے لگا
تھا۔ "ایسے میں انکاسنسان ساحل پر ہوناخطرناک ہوسکتا تھا۔ لہذادونوں تیز تیز قدم اٹھا تیں
کا ٹیج کی طرف بڑھ گئیں "

### 

اسکو گئے تین مہینے ہو گئے تھے اس دوران وہ سنجل ضرور گیاتھا مگر پہلے سے بڑھ کر سنجیدہ ہو گیاتھا۔ طبیعت کاشوخ بن کہیں دور چلا گیاتھا۔"

وہ زندگی سے مایوس ہو چکاتھا. خانم اس سے پوچھ پوچھ کرتھک گئیں تھیں کہ شاید وہ بتائے کہ کیا بات ہے جواسے اندر ہی اندر کھار ہی ہے مگر وہ خاموشی سادھ لیتا آخرانہوں نے بھی اسے وقت کے دھارے پرچھوڑ دیا تھا۔!"

آج وه ایک حیرت انگیز طور پرانکے پاس آبیٹا تھا۔ "

مال. آپ سے ایک اجازت لینے آیا ہوں۔ وہ سر جھ کانے بولا۔"

کیسی اجازت میرے شہز ادے؟ وہ خوش ہو گئی تھیں۔"

ماں میں کچھ د نوں کے لئے فار کس جاناچا ہتا ہوں۔وہ سر جھکائے بولا،"

فارکس؟ مگر کیوں؟ وہ جیرانگی سے بولی، "

ماں . یو نہی . ول چاہر ہاہے . وہ سنجیر گی سے بولا۔"

چلوجو شهصیں اچھالگے میرے لال مجھے کیوں اعتراض ہونا ہے بلکہ میں توخوش ہوں کم از کم شهصیں احساس تو ہوا. . وہ مسکرا کر بولیں ، "وہ مسکرادیا، "

اوران سے اجازت ہے لے کراپنے کمرے میں پیکنگ کے لئے بڑھ گیا،

## 

جیزی آج واپس چلی گئی تھی اسکے گھرسے کال آئی تھی اسکی مام کی طبیعت خراب تھی لہذااسے واپس جاناپڑا تھا۔"

اس نے آج پورے کا ٹیج کی تفصیلی صفائی کی تھی اور اب نیچے بیٹھی کوئی کتاب پڑھ رہی تھی سامنے ہی چہنی جل رہی تھی۔"

تبھی باہر ہونے والی دستک پر وہ چو نگی اور وقت دیکھا جورات کے دس بجار ہاتھا۔''

وہ کچھ دیر سوچتی رہی تھی کون ہو سکتاہے.. پھر شانے اچکاتی شال کو اپنے گردا چھے سے کپیٹتی

در وازے تک آئی تھی۔ ٹھنڈی تخرات کافسوں ہر سوں پھیلا ہوا تھا۔ آسان پر چھائی د ھندنے

ہرشہ کواپن لپیٹ میں لے رکھا تھا۔!

### 

جاری ہے۔

#### نوٹ

آؤزیست نبھائیں ہم از وجیہہ بخاری کے بعدا پنی رائے سے ضر ورآگاہ کریں۔ نظرِ ثانی

کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہوا گر پھر بھی کوئی غلطی رہ

گئ ہو تواس کی نشاند ہی ضر ور کریں تا کہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیوایرا میگزین)